

بلوچی گرائمر

مرتب : میجر ای۔ موکمر

مترجم : محمد یگ بلوچ



بلوچی اکیڈمی کونٹ

www.balochiacademy.org

Email: balochiacademy@gmail.com

(c) All rights are reserved.

اے کتاب ۽ درائیں حق گوں اکیڈمی ۽ انت۔
بیدے اکیڈمی ۽ رضاء کس ایشی ۽ مواداں چاپ کت نہ کنت۔

(انٹرنیٹ ایڈیشن)

کتاب کا نام	:	بلوچی گرائمر
نہشتہ	:	میجر ای۔ موکڑ/محمد بیگ بیگل
پرنٹر	:	شوکت برادرز پریس، کراچی
اشاعت اول، دوئم	:	1973/1988ء
قیمت	:	200/-

ISBN # 978-969-680-019-4

مشمولات

5	عرض مترجم		
7	دیباچہ		
13		حروفِ تہجی	پہلا باب
16	نقشہ حروفِ تہجی		
23		حرفِ تنکیر	دوسرا باب
25		اسم	تیسرا باب
39		صفت	چوتھا باب
43		ضمیر	پانچواں باب
57		فعل	چھٹا باب
60	افعالِ باقاعدہ		
96	طورِ مجہول		
98	افعالِ علیت		
99	افعالِ مرکب		
99	افعالِ انکاری		
109		حروفِ سابقہ	ساتواں باب
109	ظرفِ مکانی		

110	ظرف زمانی		
112	ظرف مقدار		
113	ظرف استفہامیہ، حالت وغیرہ		
114	حروف ربط		
115	حروف بخائیہ		
118		حروف عددی	آٹھواں باب
121		تقسیم اوقات	نواں باب
123	دن کے حصص		
124	ملاحظات		
126	ضمیمہ الف		

عرضِ مترجم

جب پہلی بار میجر مالکمر کی یہ نایاب کتاب میں نے اپنے ایک کرم فرما کے ہاں دیکھی تو میں نے اس میں اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ جس پر انہوں نے ارزاہ لطف و کرم مجھے اس کے مطالعہ کی اجازت دیدی مگر ساتھ ہی ساتھ اپنی اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ میں بلوچی زبان کے بارے میں اس قدیم نسخے کا اردو زبان میں ترجمہ کر دوں۔ گویا کہ اس وقت مجھے اپنی علمی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا شدید احساس تھا لیکن ایک محترم دوست کی خواہش کا احترام اور پھر میری نظر میں ایک ایسی کتاب کا ترجمہ جس کی طباعت ۱۸۷۷ء میں ہوئی ہو اور جس کی اس وقت دنیا میں بمشکل صرف چند ہی کاپیاں زمانے کی دست برد سے محفوظ رہ گئی ہوں۔ اُسے مکمل طور پر ناپید ہونے سے بچانے اور علم دوست حضرات تک وسیع پیمانے پر پہنچانے کے مترادف تھا۔ چنانچہ باوجود اپنی مذکورہ استعدادی کمزوریوں کے مجھے تعمیل ارشاد کیلئے طوعاً و کرہاً تیار ہونا پڑا اور اس طرح میں نے اس بارِ گران کو اپنے ناتوان کا ندھوں پر اٹھالیا۔

میں اس حقیقت کے اعتراف و اقرار میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ میں اردو کا اہل زبان نہیں ہوں اور نہ ہی لسانیات اور صرف و نحو کا ماہر، اس لئے ترجمہ کرتے وقت مجھے جن بے شمار دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کا اندازہ صرف وہی لوگ بخوبی لگا سکتے ہیں جو اس فن کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں اور جنہوں نے اس دشتِ بے آب و گیاہ کی سیاحتی کی ہو۔

قواعدِ صرف و نحو سے قطع نظر، مافی الضمیر کے اظہار کیلئے ہر زبان کا ایک مخصوص مزاج ہوتا ہے اور میری نظر میں علاوہ دیگر امور کے مترجم کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرتے وقت دونوں زبانوں کے مزاج کا پوری طرح ادراک رکھتا ہو اور ان کے درمیان موجود فرق کو کم سے کم کرنے کی کوشش کرے۔ میں نے بھی اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کی ہے، مجھے اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا احتساب اہل نقد و نظر ہی کر سکتے ہیں۔

ترجمہ کرتے وقت میں نے زبان کے اظہار و بیان اور صرف و نحو کی ترکیبات و اصطلاحات اور ان کی فنی باریکیوں کو صحت کے ساتھ جامعہ اردو میں منتقل کرنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے اور اس کے لئے میں متعدد کتب سے استفادہ بھی کیا ہے، لیکن اس کے باوجود میں قطعی طور پر اس امر کا داعی نہیں کہ ترجمہ خامیوں سے مبرا و منزا ہے۔

ترجمہ کے بارے میں مزید اس قدر عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب چونکہ تقریباً ایک صدی قبل لکھی گئی تھی۔ لہذا اس کی زبان فطری طور پر اُس عہد کی زبان ہے اور جدید انگریزی سے قدرے مختلف، چنانچہ اصل انگریزی متن میں کئی الفاظ و تراکیب ایسی موجود ہیں جو نہ صرف جدید انگریزی زبان میں متروک و مفقود ہو چکی ہیں بلکہ عام لغات میں بھی انکا وجود نہیں۔ علاوہ بریں، میجر صاحب چونکہ بنیادی طور پر ایک ماہر صرف و نحو نہیں تھے لہذا وہ اپنے مافی الضمیر کے صحیح اور سہل انداز میں اظہار سے اکثر جگہ قاصر رہے ہیں اور ایسے مواقع پر وہ الجھاؤ اور ابہام کا شکار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ زیر نظر ترجمہ میں کہیں کہیں اس الجھاؤ اور ابہام کو محسوس کیا

جاسکتا ہے۔

دوسری بات جو عرض کر دینا سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ترجمہ چونکہ اصل متن کے عین مطابق کیا گیا ہے اسلئے ترجمہ میں بلوچی کا وہی رسم الخط و حروف تہجی استعمال کئے گئے ہیں جن کو میجر موصوف نے اختیار کیا ہے۔ اور جنہیں وہ عربی و فارسی خط قرار دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ زیر نظر ترجمہ ”ت“ (ٹ)، ”د“ (ڈ)، ”ر“ (ڑ) وغیرہ جیسے حروف من وعن استعمال کئے گئے ہیں۔

بہر حال میں اپنی اس مخلصانہ کوشش کو اس جذبہ سے اہل عام و بصیرت کو خدمت میں پیش کرنیکی جسارت کروں گا کہ اس نایاب کتاب کے عام ہونے کے بعد شاید بلوچی زبان کے طالبان و محققان کے لئے بالخصوص اور تشنگانِ علم کے لئے بالعموم علم و فن کی نئی راہیں کھل جائیں۔

محمد بیگ بلوچ

کراچی۔ ۵ جنوری ۱۹۷۱ء

بلوچی زبان کا صرف و نحو

دیباچہ

بلوچی نام ہے اس زبان کا جسے ہمارے نقشوں میں بلوچستان نامی ایک خطہ آباد تمام لوگ (علاوہ براہویوں کے، جن کی اپنی ایک علیحدہ زبان ہے جسے کردی یا کردگالی کہا جاتا ہے جو شاید دراوڑی زبانوں کے گروہ 'SYTHIAN GROUP' سے تعلق رکھتی ہے) استعمال میں لاتے ہیں ایک ایسے خطہ پر جو شرقاً غرباً تقریباً سات سو میل اور شمالاً جنوباً تین سو میل ہے۔ ازاں سوائے برٹش انڈیا کی مغربی سرحدوں پر واقع کوہ سلیمان کے دامن میں آباد قبائل سے بھی اُسے خاص طور سے منسوب کیا جاتا ہے، جو غالباً اسے نہایت ہی صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں۔

بیجانہ ہوگا اگر یہ احوال کیا جائے کہ آیا ملک کے مختلف حصوں میں، تلفظ، محاورہ خاص الفاظ کے استعمال یا کسی اور واضح خصوصیات میں اس زبان میں فرق کیا جاتا ہے کہ نہیں یا یہ کہ (لسانی بنیادوں پر) یہ زبان زبانوں کے کس گروہ، خاندان، یا شاخ سے تعلق رکھتی ہے، یا یہ کہ آیا یہ اس خطہ کی اصل زبان ہے اور یہ کہ موجودہ وقت میں ملک کے کس خطہ میں اس کا صاف اور صحیح استعمال کیا جاتا ہے یا یہ کہ ان کے اجداد کہاں سے اور کب آئے؟؟

ان سوالوں کے جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک تلفظ کا تعلق ہے۔ مکران (بلوچستان کا جنوبی اور مغربی حصہ) کے مختلف اضلاع میں بہت ہی خفیف سا فرق پایا جاتا ہے اور کچھ الفاظ یا ان الفاظ کی مختلف ساخت، ملک کے کچھ حصوں میں، چھوٹے یا بڑے پیمانے پر، محدود پائی جاتی ہے۔ (اگر اس ضمن میں مرتبہ صحیفوں پر یقین کیا جائے تو) یہ خصوصیات بشمول نحوی (SYNTACTICAL) یا اصطلاحی فرق کے، کوہ سلیمان کے دامن میں آباد قبائل کی مقامی زبان میں موجود ہیں۔ جن سے ان کی زبان عام بلوچی (عوامی) زبان سے ذرا بہتر نظر آتی ہے۔

اور جہاں تک بجائے خود، بلوچی زبان کا تعلق ہے، ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ آریائی زبان کی ایک ایرانی شاخ ہے اور پہلوی زبان کی بہن معلوم ہوتی ہے ایک ایسی شاخ جو یقیناً پہلوی کی طرح اور اسکے دوش بدوش (وقت کے ایک خاص حصہ میں) قدیم فارسی سے نکلی ہوئی ہو اور میرے خیال میں بھی موجودہ زبان قدیم فارسی سے نکلی ہوئی ہے اور مکران میں پھلی پھولی اور پروان چڑھی ہے اے۔ اس لحاظ سے اسے ایک خالص زبان قرار دیا جاسکتا ہے۔

اے۔ میں کیل یونیورسٹی کے لسانیات کے پروفیسر ڈاکٹر اندریس جو پہلوی زبان کے ایک فاضل ادیب اور جو خصوصاً زبانوں کے اس گروہ کے متعلق ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں، کا نہایت ہی مشکور ہوں جنہوں نے بلوچی اور پہلوی زبانوں کے باہمی رشتہ کے متعلق ازراہ نوازش میری رہنمائی کی ہے۔ (مصنف)

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کمسنی یا بعد کے عہد میں اس زبان نے ان لوگوں سے کیا اثر لیا ہے جو دیگر زبانیں بولتے ہوں اور اس ملک میں باہر سے آئے ہوں، میرے خیال میں اس پر یہاں بحث کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس سوال سے اس زبان کی ایرانی اصلیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اس زبان کے بولنے والوں کا جہاں تک تعلق ہے، انکے متعلق ہنوز بہت ہی کم معلوم کیا گیا ہے۔ ہمیں ابھی تک نہ تو لفظ بلوچ کی وجہ تسمیہ معلوم ہے اور نہ ہی اسکے لغوی معنی جبکہ اُسے پہلی بار استعمال میں لایا گیا ہو اور نہ ہی یہ کہ دثوق سے اس لفظ کو کس سے موسوم کیا جائے۔

بلوچستان میں (بروہیوں کے علاوہ) اور علاوہ ان لوگوں کے جنکا حسب نسب کا علم نہیں ہوتا، ہندوستانی، ایرانی، عربی اور سامی النسل قبائل موجود ہیں، جو سب کے سب اپنے آپ کو بلوچ کہلاتے ہیں اور بلوچی زبان بولتے ہیں۔ سامی النسل لوگوں کا کہنا ہے کہ الیپو (ALEPPO) کے قرب و جوار سے انہیں ساتویں صدی عیسوی کے اواخر میں محمد صلعم کے نواسے حضرت حسینؑ کو مدد کرنے کی پاداش میں خلیفہ یزید اول کے جو رستم نے ہجرت کرنے پر مجبور کیا اور یہ کہ مشرق کی جانب سفر کرتے ہوئے ان کا گزر ایران سے ہوا اور یوں وہ براستہ مکران سندھ اور ہندوستان میں داخل ہوئے اور جب (ان علاقوں میں) انہیں تنگ کیا گیا تو ان کے بیشتر حصہ نے کوہ سلیمان کے دامن میں آ کر بود و باش اختیار کر لی۔ جہاں پر وہ ابھی تک آباد ہیں۔ بقیۃ السیف مختلف اوقات میں مکران لوٹے۔ مکران میں سامیوں کی یہ آمد سولویں صدی کے آواخر یا سترہویں صدی کے اوائل میں معلوم ہوتی ہے، اور میرے خیال میں بعض لوگ انہیں ہی خالص بلوچ قرار دیتے ہیں۔ میں اس

سے اتفاق نہیں کرتا، لیکن اس پر محض اس لئے تمحیص کرنا بھی نہیں چاہتا کہ میں ہنوز لفظ بلوچ کی وجہ تسمیہ نہیں معلوم کر سکا ہوں۔ لیکن مجھے اس سے اتفاق ہے کہ اگر یہ ان کا اصلی اور مخصوص نام ہے اور ان کی آمد سے قبل مکران میں نامعلوم تھا۔ تو پھر مکران میں بولی جانے والی زبان کو ”بلوچی“ کہنا غلط ہے (اس کو ”مکرانی“ کہنا چاہئے) بلکہ (اسکے برعکس) اس کو مکرانی زبان کی صرف اس مقامی بولی سے ہی منسوب کیا جاسکتا ہے۔ جسے کوہ سلیمان کے دامن میں آباد بلوچ یعنی رند اور مری وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ مکران کی زبان تلفظ صرف ونحو کے قواعد کے تحت اس کی بناوٹ اور محاورہ کی رو سے بلاشبہ ایک ایرانی بولی ہے اور علم اللسانیات کی رو سے جزوی طور پر (ایرانی) کی ہم جنس ہے جبکہ کوہ سلیمان کے دامن میں رہنے والے قبائل کی زبان بھی بلا مبالغہ رہی ہے، لیکن جسے وہ اپنے سفر مکران کے دوران مکمل طور پر اختیار نہیں کر پائے (وہ بارہ اور پندرہ سال تک اس ملک میں رہے) اور اس زبان کو سامی النسل حلقی SEMITIC GUTTURALS اور دیگر غیر ملکی آوازوں کی آمیزش سے جو ایرانی زبان کے لئے اجنبی ہوں، اس طرح بولا جس طرح کہ ایک عرب یا سامی سے بولنے کی توقع کی جاسکتی ہو اسکے علاوہ ثانی الذکر بولی میں بہت سے ہندوستانی الفاظ کی آمیزش کے بھی امکانات ہیں جو مکران میں اجنبی ہیں اور صرف ونحو کے قواعد کی رو سے ایک خاص قسم کی بناوٹ یا ترکیب (یا کسی ایسی چیز کی ضرورت) جس کا کہ بعض اوقات کھٹکا ہوتا ہے، کے بھی امکانات ہیں۔ اے

ا۔ مغربی سرحدوں کے پہاڑی قبائل کی بولیوں پر میرے تمام خیالات ان معلومات پر مبنی ہیں جو میں نے بلوچی پر لکھے گئے ان صحیفوں سے حاصل کی ہیں جنہیں بنگال سول سروس کے جناب سی۔ ای گلیڈ اسٹون اور راجن پور کے کمشنر آ۔ آئی نبروس نے ترتیب دئے ہیں۔ ذاتی طور پر میں ان بولیوں سے ناواقف ہوں۔ (مصنف)

اور جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ بلوچستان میں وہ کونسا ٹھیک مقام ہے جہاں یہ زبان پاک اور صحیح طریقہ پر بولی جاتی ہے (میں وثوق سے کچھ نہیں کر سکتا، لیکن قدرتی طور پر صحیح اور پاک زبان کی توقع جو کہ بیرونی اثرات کی زد میں نہ آئی ہو، ملک کے وسطی حصہ میں کی جاسکتی ہے اور میرے خیال میں یہ زبان ضلع کچ کے شمال اور جنوب میں واقع کوہستانی سلسلوں میں رہنے والے قدیم تر باشندوں کے پاس ہے۔

زیر نظر تصنیف کو میں نے زیادہ اس بولی کی بنیاد پر لکھنے کی کوشش کی ہے جو میری نگاہ میں زبان کی بناوٹ میں بہترین ہے۔ میں نے زبان کے ان اختلافات کا بھی ذکر کیا ہے جنکے پیدا ہونے کا احتمال ہے اور جنکو میں نے محسوس کیا اور مجھے یقین ہے کہ مکران میں بولی جانے والی اس زبان کی خالص طور پر تحصیل کے سلسلے میں، میں نے بہر طور چھوٹے پیمانے کی ضرورت سے ہمیشہ گریز کیا ہے۔

ای موکّر

حروف تہجی

۱۔ بلوچی زبان کو بمشکل ایک تحریری زبان کہا جاتا ہے، کیونکہ عوامی خط و کتابت زیادہ تر فارسی میں ہوتی ہے، جو کام صحیح یا غلط، خوشنما یا بدنما، صرف محررین ہی اپنی صلاحیت کے مطابق سرانجام دیتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کہ بلوچی زبان کے بیشتر شعراء و ادباء اپنا یاد و سروس کا کلام عربی یا فارسی رسم الخط میں لکھتے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے طور پر الفاظ کے ہجے کرتا ہے۔ بعض لوگ ایسے حروف سے طبع آزمائی کیا کرتے ہیں جو کہ عربی یا جدید فارسی میں مقبولیت سے رائج ہوں، خصوصاً ان الفاظ کے استعمال میں جو عربی یا فارسی سے بلوچی زبان میں مستعار لئے گئے ہوں۔ چنانچہ ایسی ترکیبیں رائج کی گئیں جنکو اگر ان حروف کے اوزان کے تحت زور دیکر پڑھایا استعمال کیا جائے تو وہ بجائے خود مشکل سے بلوچی الفاظ معلوم ہونگے۔ مثال کے طور پر ”شاعر“ (بمعنی شاعر)، ”لعب“ (بمعنی کھیل)، ”تصقیر“ (جو دراصل تقصیر بمعنی غلطی ہے)، ”دعی“ (بمعنی تمہارا) دوسرا گروہ ان الفاظ کو ٹھیک اس طرح لکھتے ہیں جس طرح بلوچی میں تلفظ کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ”شائر“، ”لیب“، ”تسکیر“ اور ”تی“۔ یہاں میں ثانی الذکر طریقہ کو اگلے صفحات میں اختیار کروں گا۔ مکران کی بلوچی میں چونکہ مندرجہ ذیل عربی حروف کے لئے ایسی آوازیں قطعاً نہیں ہیں جو مشابہت میں ان کی طرح ہوں:

ح، ز، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ق

اس لئے میں بھی انہیں اختیار نہیں کروں گا (گویا کہ بعض حالات میں جبکہ کوئی لفظ عربی جدید فارسی سے مستعار لیا گیا ثابت ہوتا ہو، اور یہ سمجھتے ہوئے کہ ایسے حروف صوتی لحاظ سے نہیں بلکہ صرف آزمائشی طور پر مستعار لئے گئے ہوں تو ایسی صورت میں ان پر توضیحی بحث کی اجازت ہوگی)

۲۔ اس زبان میں تین ایسی اصوات حروف صحیح (CONSONANTAL SOUNDS) ہیں جن کی نمائندگی ”ت“ (ٹ)، ”د“ (ڈ) اور ”ز“ (ڑ) کرتے ہیں۔ یہ تقریباً انہی حروف کی مانند ہیں جو ہندی میں آوازوں کے لئے مروّج ہیں۔

نوٹ: مندرجہ بالا حروف پہلی نگاہ میں تو ہندی نژاد یا زیادہ تر براہوئی زبان کے معلوم ہوتے ہیں، جن کے یہاں مجھے یقین ہے کہ بالکل ایسی ہی تین آوازیں ہیں۔ مگر قابل تجسس بات یہ ہے کہ یہ حروف یا آوازیں اُس عہد کے ناموں میں بھی ملتی ہیں جبکہ ابھی تک اس قوم کا مکران میں درود بھی نہیں ہوا تھا۔ شاید یہ آوازیں شام یا کردستان کی کچھ بولیوں میں ملیں۔

۳۔ فارسی زبان کے حروف یا اعراف سامی خط (SEMITIC CHARACTER) کی بمشکل یا یہ کہنا چاہئے کہ نامکمل یا ناقص طریقہ سے نمائندگی کر رہے ہیں جنہیں کہ وہ اس وقت لکھے جاتے ہیں اور بلوچی میں عرب و فارسی خط مختلف اعرابی اصوات (VOWEL NOUNS) کے لئے زبان کو بعض اوقات علم ہجا (املا) کے اشارات (ORTHOGRAPHICAL SIGNS) کے ایک وسیع اصول کی ضرورت بجائے خود پڑتی ہے۔

بلوچی میں تین مختصر اعراب آ، اُ، اِ ہیں جو فارسی و عربی حروف تہجی – (فتحہ)

۱۔ (کسرا)، اور۔ ُ (ضمہ) کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور تین اعراب آ، ی، و، بشمول فارسی ”و“ اور ”ے“ ہیں جنہیں مجہول کہا جاتا ہے۔ ازاں سوائے ”آ“، ”اے“ اور ”او“ کی محدود آوازیں بھی ہیں اور میرے خیال میں (فرانسیسی زبان کی طرح) ناک سے نکالی جانے والی آوازوں کے اعراب (NASAL VOWELS) بھی ہیں۔ البتہ موجودہ تصنیف میں، انتقال صوتی (TRANSLITERATION) کی رو سے بلوچی الفاظ کے صحیح اعراب دینے کی کوشش نہیں کروں گا۔ بلکہ فتح، کسرا اور ضمہ کی نمائندگی کے لئے صرف َ، ِ، ُ، اور ُ پر ہی اکتفا کروں گا۔ کہیں کہیں ”و“ اور ”ے“ کو بھی بطور مختصر اعراب کے استعمال کیا جائے گا۔ لیکن صرف اس صورت میں جب ان کے اور ”و“ اور ”ی“ کے درمیان کے فرق کو سمجھنا نہایت ہی ضروری ہو جائے۔

۴۔ طویل اعراب ”و“ اور ”ی“ کی معروف اور مجہول آوازوں کے درمیان کے فرق کو مندرجہ ذیل خاکہ میں واضح کیا گیا ہے۔

۵۔ مندرجہ ذیل خاکہ میں اس کتاب میں ان جا بجا استعمال ہونے والے الفاظ کے طریقہ انتقال صوتی (SYSTEM OF TRANSLITERATION) کو ظاہر کیا گیا ہے:

حروف	وزن	آواز
ا	آ، ا، اُ	ان کے ساتھ استعمال ہونے والے اعراب کی آوازوں پر ان کا انحصار ہے۔
ب	ب	جیسے انگریزی (اردو) میں
پ	پ	ایضاً
ت	ت	فارسی کی طرح (زبان کو دانتوں کے درمیان کر کے)
ٹ	ٹ	جیسے ہندی میں ہے، لیکن زبان کو قابو پر زور دیکر
تھ	تھ اور ٹھ	زیادہ تر ”س“ میں بھی استعمال ہوتا ہے کبھی کبھی فارسی اور کبھی کبھی عربی کی طرح استعمال ہوتا ہے۔
ج	ج	جیسے انگریزی (اردو) میں
چ	چ	ایضاً
خ	خ	میرے خیال میں صرف چند مقامی بولیوں میں استعمال ہوتا ہے۔
د	د	جیسے انگریزی (اردو) میں
ڈ	ڈ	زیادہ تر جیسے ہندی میں
ر	ر	فرانسیسی زبان کی طرح جیسے لفظ ”رول“ میں استعمال ہوتا ہے۔

ٹ ٹ زیادہ تر جیسے ہندی میں استعمال ہوتا ہے۔

ز ز جیسے انگریزی (اردو)

ژ ژ جیسے اردو میں انگریزی کے ”ج“ کی طرح جو

"AZURE" میں استعمال ہوا ہے۔

س س جیسے انگریزی (اردو) میں

ش ش ایضاً

ف ف ایضاً۔ اور زیادہ تر ”پ“ کی ہیئت میں استعمال

ہوتا ہے۔

ک ک جیسے انگریزی (اردو) میں

گ گ اس حرف کی آواز بعض اوقات نہایت ہی عجیب

ہو جاتی ہے جب کسی لفظ کے آخر میں آتا ہے تو یہ

”گ“ اور ”ھ“ کے درمیان کی آواز ہو جاتا ہے لیکن

بہر حال عربی کے حلقی ”غ“ کی طرح ہرگز نہیں ہے۔ یہ قدیم

فارسی کے ”گھ“ کی مانند ہے مگر کسی لفظ کے پہلے حرف کی

حالت میں یہ ہمیشہ ”گ“ کی حیثیت میں استعمال ہوتا ہے۔

ل ل جیسے انگریزی (اردو) میں

م م ایضاً

ن ن زیادہ تر غنّہ کی حیثیت میں لیکن جب کسی طویل حرف

علّت (اعراب) کے بعد استعمال ہوتا ہے تو ”ن“

کی ہیئت اختیار کرتا ہے۔

و و جیسے انگریزی (اردو) میں

ھ ھ ایضاً

ی ی ایضاً

۶۔ ایک مختصر اعراب سے متحرک ”و“ اور ”ی“ مندرجہ بالا خا کہ میں حروفِ صحیح (CONSONANTS) کے نمائندہ کی حیثیت سے استعمال ہوتے ہیں جب ان کے آگے کوئی مختصر اعراب استعمال ہوتا ہے تو وہ ایک طویل اعراب کا آمیختہ (جُز) یا حرفِ مقرون (DIPHTHONG) کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔

۷۔ (علاوہ چند کے) کسی لفظ کے آخر میں ”ھ“ کے آگے، اگر۔ یا آ (فتحہ) استعمال ہوتا ہے تو (فارسی کی طرح) وہ بے آواز ہو جاتا ہے یا تو پھر ”گ“ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ ”دیتہ“ یا ”دیتگ“ بمعنی دیکھا، ”شُتہ“ یا ”شُتگ“ بمعنی گیا (یا جاچکا) ثانی الذکر صورت میں اسے انتقالِ صوتی کے عمل میں دکھایا نہیں جائے گا۔

۸۔ چھوٹے حروفِ علت یا اعراب (SHORT VOWELS)

۰۔ ا جیسے ”آب“ یا ”تب“ میں

۱۔ ا جیسے ”اس“ یا ”کس“ میں

۲۔ ا جیسے ”ٹم“ یا ”گم“ میں

۹۔ ء ہمزہ کی نمائندگی (COMMA) کرے گا۔

۱۰۔ طویل اعراب (LONG VOWELS)

آ یا آ جیسے ”آپ“ یا ”آس“ میں

و و جیسے ”پھول“ یا ”دور“ میں

و او جیسے ”تول“ یا ”مور“ میں

ی ای جیسے ”جھین“ یا ”تیر“ میں
ے یے جیسے ”ریل“ یا ”جیل“ میں

۱۱۔ حروف مقرون (DIPHTHONGS)

و او جیسے ”طور“ یا ”اور“ میں
ی ی جیسے ”میت“ یا ”جید“ میں

۱۲۔ طویل اعراب اور حروف مقرون ہمیشہ ”آ“ کو ”و“ میں۔ ”و“ کو ”ی“ میں۔ ”و“ کو ”ی“ میں۔
”ی“ میں۔ ”و“ کو ”ی“ میں (اور علیٰ ہذا القیاس) تبدیل کرتے ہیں۔

۱۳۔ حروف صحیح (CONSNENTS)

میں کبھی کبھی مندرجہ ذیل حروف باہم تبدیل ہو جاتے ہیں۔

الف، پ، ب، ف، اور و

ب، ت، ث، س، اور د

ج، چ، ش، اور ژ

د، ن اور ر

ڈ، ہ اور گ

۱۴۔ یہ تبدیلیاں صوتی خصوصیات کا باعث بنتی ہیں اور تفریح طبعی کیلئے استعمال میں نہ لائی جائیں۔ مثلاً ”بیٹہ“، ”بوٹہ“ اور ”بیسہ“ (بمعنی ہونا یا ہوا) ان سب میں حرف آخر ”ہ“ ”گ“ میں تبدیلی ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ حرف آخر، خصوصاً کسی فعل کے اختتام میں استعمال ہونے والا ”ت“ ہمیشہ حذف کیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں یہ تخفیف دوسرے حروف کے نسبت زیادہ اثر رکھتا ہے۔ مثلاً

اُس آدمی کا سر بڑا ہے	آ مردء سر مزین بنت
یہ میرا ہے	اے منیگنت
اگر ہو	اگہ بییت
میں اُٹھانہ سکا	من چست کُت نکُت
وہ جا چکے ہیں	آ شتگنت
وہ تمہیں دیگا	آ ترادات (دنت)
اس نے چالیس آدمی مار ڈالے ہیں	آ نیا چل مردم کشتگنت
شاید وہ جائے	بلکہ آ روت
کسی صورت میں بھی نہیں	بُن نبییت
	آ گو کو کنت گردیت وہ گھنٹوں کے بل چلتا ہے
جب بادشاہ کا انتقال ہوا	بادشاہ کہ مُرت
کیا تم نے میرا اونٹ نہیں دیکھا؟	تومنی اُشتر ندیت

۱۔... میں کتاب کے اصل متن میں برائے تمبشل انگریزی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جبکہ یہاں آسانی کی خاطر انہی الفاظ کے ہم کافیہ اردو الفاظ استعمال میں لائے ہوئے ہیں (ترجم)

جب حرف آخر ”ت“ انقضاء ے مضارع کے واحد غائب (کے حرف آخر) کے طور پر استعمال ہو تو اسے شاز و نادر ہی ادا کیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۷۹) ، جیسے کہ انگریزی زبان کے لفظ ”INT“ کی جگہ ”IN“ استعمال ہوتا ہے لیکن میں اس خیال کا حامی ہوں کہ تحریر میں ”ت“ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے، بلکہ یہ پڑھنے والے پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اپنی طبیعت یا دیگر وجوہ کی بناء پر اسے حذف کرے یا نہ کرے۔ بالکل اسی طرح مقامی بولیوں میں کہیں کہیں الفاظ کے آخر میں استعمال ہونے والے حروف د، س، ث، گ، اور ک کا استعمال نہ ہونا بھی گوارا کیا جائے۔

۱۶۔ جو الفاظ مختصر اعراب کے آگے استعمال ہونے والے ”ہ“ پر ختم ہوتے ہیں ان کا تلفظ اس طرح کیا جائے۔ گویا وہ ”آ“ یا ”و“ پر ختم ہو رہے ہوں اور اسماء (NOUNS) کے معاملات میں تو اس طرح تخفیف ہو گویا ان کی ہیئت ہی ایسی ہے۔ مثال کے طور پر:

شورہ یا شورا

یا شورو بمعنی بارود

پاندہ یا پاندا

یا پاندو بمعنی فاندہ

بیٹہ یا بیٹا

یا بیٹو بمعنی تھا یا ہوا

نوٹ : تحریر میں شدید قسم کے ماضی معطوفہ (PAST PARTICIPLE) کے آخر میں استعمال ہونے والے ”گ“ یا ”ہ“ کو میرے خیال میں کبھی بھی الگ نہیں کرنا چاہئے، (کیونکہ) ایسا کرنے سے غیر ضروری مشکلات اور الجھنیں پیدا ہوتی ہیں، لیکن وہ اسم جو ”ہ“ پر ختم ہوتے ہوں، اگر کوئی چاہے تو بلا تامل انہیں اس طرح لکھ سکتا ہے گویا وہ ”آ“ یا ”و“ پر ختم ہو رہے ہوں۔

۱۷۔ میرے خیال میں (خارجی یا نوآمدہ الفاظ کے علاوہ) ایسے تمام اسماء کے پیچھے ”ک“ یا ”گ“ لگانا چاہیے جو طویل اعراب پر ختم ہوتے ہوں۔ مثلاً:

ماہی یا ماہیگ بمعنی مچھلی

حرف تنکیر (ARTICLE)

۱۸۔ انگریزی لفظ "THE" کی طرح بلوچی زبان میں کوئی متعین حرف تنکیر (DEFINITE ARTICLE) نہیں ہے، لیکن جب اس کا مفہوم ادا کرنا مقصود ہوتا ہے تو اسم کی مفرد (SIMPLE) حالت ہی اس سلسلے میں کافی ہے۔

۱۹۔ ضمائر اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUNS) ”آ“ ”یا“ ”ہما“، بمعنی ”وہ“ اور ”اے“ ”یا“ ”ہمے“، بمعنی ”یہ“ جب اسم کے آگے استعمال ہوں تو انکا ترجمہ اکثر "THE" کیا جانا چاہیے۔ جیسے:

آ مرد کہ من دیتہ بمعنی وہ آدمی جسے میں نے دیکھا ہے
۲۰۔ اسم کے آگے ”ے“ ”مبھول“ استعمال کرنے سے غیر متعین حرف تنکیر (INDEFINITE ARTICLE) کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ جب اسم کی تعریف کی جانی ہو تو انقضائے اسم پر ”یہ“ لگایا جاتا ہے جو بعد میں ”یہ“ (معروف) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کبھی کبھی فعل یا دیگر قسم کا ملحقہ (AFFIX) اس کے پیچھے لگایا جاتا ہے۔
مثلاً

من مردے دیتہ بمعنی میں نے ایک آدمی دیکھا ہے
مرد یا منارا جتہ بمعنی ایک آدمی نے مجھے مارا ہے
نوٹ: (الف)۔ ”یہ“ ”ے“ ہمیشہ ایسے اسم کے ساتھ لگایا جاتا ہے جو صفتِ عددی (NUMERIC ADJECTIVE) ”یک“ (ایک) سے وحدت میں

محدود کیا گیا ہو اور میں جب اس کا حوالہ دوں گا تو میں اسے وحدت کے ”ے“ کے طور پر استعمال کروں گا۔ جیسے کہ:

من یک مردے دیتے بس بمعنی میں نے صرف ایک آدمی دیکھا ہے

نوٹ: (ب) وحدت کے ”ے“ کا یہ استعمال بعض اوقات خاص ترکیبات کے بننے میں مدد دیتا ہے (اس کا ذکر چوتھے باب کے پیرا ۵۳ ے، صفت میں اور تیسرے باب کے پیرا ۴۳ ے اور ۴۴، اسم میں کیا گیا ہے)

۲۱۔ اسم کی ایسی حالت اضافی (GENITIVE CASE) میں جہاں

کہ وحدت کا ”ے“ جوڑا گیا ہو۔ وہاں ”۔“ (فتح) کو واضح نہیں کیا جاتا ہے بلکہ ایسی صورتوں میں ”ے“ کو ”ی“ میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ:

اے جنینی لوگ ایت بمعنی یہ ایک زنا نہ مکان ہے (یا)

یہ ایک زنا نہ خانہ ہے۔

اسم (NOUNS)

۲۲۔ یونانی اور لاطینی اسماء (NOUNS) کی بعض صورتوں کی طرح بلوچی اسم میں نقصائی طور پر تبدیلی نہیں ہوتی۔ لیکن جملے میں استعمال ہوتے ہوئے ان کا باہمی رشتہ اور لفظ سے رشتہ یا توحیثیت یا کیفیت اور یا تو پھر اجزائے لفظی (SYLLABLES) یا ان پر لگائے ہوئے نشانات سے وضع کئے جاتے ہیں۔ اس امر کو ذہن نشین کرتے ہوئے اسم کو انہی اجزائے لفظی سے عام تعریف (DECLENSION) کی شکل میں ظاہر کیا جائے جیسے کہ ذیل میں دیئے ہوئے گردان یا تعریف میں ظاہر کیا گیا ہے۔

واحد

مکان	لوگ	حالتِ فاعلی (NOMINATIVE)
مکان کے	لوگ ء	مضافِ الیہ (GENITIVE)
مکان کو یا سوائے مکان	لوگ یا لوگارا	مفعولِ ثانی (DATIVE)
مکان	لوگ، لوگ یا لوگارا	مفعول (حالت) (ACCUSATIVE)
مکان کے ساتھ	لوگ	فاعل (AGENT)
اے مکان	اولوگ	حالتِ ندائیہ (VOCATIVE)

جمع

حالتِ فاعلی	ندارد	ندارد
مضافِ الیہ	لوگانی	مکانوں کے
مفعولِ ثانی	لوگاں۔ لوگانا	مکانوں کو یا مکانوں کی جانب
مفعول (حالت)	لوگاں	مکانات
فاعل	لوگاں	مکانات کے ساتھ
حالتِ ندائیہ	اولوگاں	اے مکانات

نوٹ:- تمام اسموں کی اسی طرح تعریف کی جاتی ہے، علاوہ ان اسموں کے جو ”ا“ (الف) پر ختم ہوتے ہوں فی اور جو لفظ کے درمیان اور آخر میں اور صیغہ جمع کے ”ان“ میں ”یہ“ (ی) مندرج کرنے کا باعث بنتے ہیں اور مضافِ الیہ واحد کیلئے ”ہی“ لاتے ہوں۔

۲۳۔ حالتِ فاعلی (NOMINATIVE): فاعلِ واحد (NOMINATIVE SINGULAR) افعالِ لازمی (INTRANSITIVE) کے تمام زبانوں (TENSES) کے آگے استعمال ہوتا ہے، لیکن مضارع (ACRIST TENSE) کی صورت میں افعالِ متعدی (TRANSITIVE VERBS) کے آگے استعمال ہوتا ہے (ملاحظہ ہو فاعلِ پیر ۳۸)۔

۲۴۔ (بلوچی زبان میں) فاعلِ جمع (NOMINATIVE PLURAL) کوئی بھی نہیں ہے، اس ضرورت کو فاعلِ واحد (NOMINATIVE SINGULAR) کے ساتھ ایک فعلِ جمع (PLURAL VERB) کو جوڑ کر پورا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ:

وہ مجھے روٹی دینگے

آمنانگنء دینیت

وہ مجھے مارینگے

آمنارا جنت

آمر داش (اچ) کجا اتلگنت وہ مرد (لوگ) کہاں سے آئے ہیں۔

۲۵۔

مضاف الیہ: (GENITIVE) جب دو اسم باہم ملتے ہیں، اور ان

میں سے ایک، دوسرے کو معنوی اعتبار سے محدود کر دیتا ہے تو وہ محدود شدہ اسم (یا ضمیر) مضاف الیہ میں پہلے لگایا جاتا ہے۔ (فارسی قواعد کے برعکس) اور اس طرح بعد میں آنے والے اسم کو حسب ضرورت تعریف میں لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ:

اس آدمی کا سر بڑا ہے

ہما مرد سر مزنت اے

اس آدمی کے سر کے بال میں نے کاٹے ہیں

مرد سر میدن بُرتہ ۲۔

۲۶۔

مفعول ثانی: (DATIVE) مفعول ثانی کا اظہار اسم محض کے

ساتھ ”آ“ یا ”را“ لگانے سے ہوتا ہے ایسے جملوں میں جہاں کوئی فاعل (AGENT CASE) ”آ“ پر ختم ہوتا ہو (جیسے زمانہ ماضی میں فعل ”دنیا“ کے بعد)، تو الجھن سے بچنے کے لئے مفعول ثانی کا اظہار ”را“ لگا کر کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اس آدمی کو ایک گھوڑا دیدو

آمر دا (یا مرد مارا) اسپے بدی

میں اپنا گھوڑا اس آدمی کو دیدوں گا

من وتی آ سپا آمر دا (مردارا) دیاں

اُسے میں نے ایک گھوڑا دیا۔

آ یا رامن اسپے داتہ

اس جملہ میں ہما مرد کو ”ہما مرد“ پڑھا ہے۔

۱۔

اسی طرح اس جملہ میں ”مرد میط“ کی جگہ ”مردء سرء مید“

۲۔

پڑھا جائے اور بُرتہ کی جگہ چتہ استعمال ہوتا ہے۔ (مترجم)

نوٹ:-

اگلے صفحات میں آسانی کی خاطر مفعولِ ثانی کی اس صورت

کو جسکے پیچھے ”ا“ لگایا جاتا ہو، مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل (FIRST FORM OF THE DATIVE) کہا جائے گا۔

۲۷۔ جب حرفِ ربط (PREPOSITION) کے چھوڑ دینے سے کوئی الجھن پیدا نہ ہو تو بغیر حرفِ ربط کے مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل کا استعمال حرکتِ ارادی ”جانب“ بمعنی T0 ”یا“ پر لینے ”AT“ کا اظہار کرتے وقت کہا جاتا ہے۔ مثلاً:

من مُلکا شتگان

(یا شتان) میں شہر کی جانب گیا (یا شہر سے چلا)

من مُلکاں اتمان

(یا اتمانگان) میں شہر کی جانب آیا (یا شہر سے چلا)

مُلکا ننت شہر میں ہے

۲۸۔ اگر کسی جملہ کے مطلب میں شبہ ہو تو حروفِ ربط ”آش“ یا ”اچ“ (یا

اس کا مخفف ”چ“) بمعنی ”سے“ اور ”پ“ بمعنی ”جانب“ استعمال کرنا چاہیے۔ (یہ مفعولِ

ثانی کی صورتِ اوّل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو پیر ۱۴۳۱) جیسا کہ:

من آش مُلکا شتان

(یا شتگان) میں شہر سے چلا گیا

من پملا شنگان

(یاشان) میں شہر کو گیا

۲۹۔ مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل کو ”کب“۔ ”کب تک“۔ ”کہاں

تک“۔ ”کس طرح“۔ ”قبضہ“۔ ”علت“۔ ”کیفیت“۔ اور ”تعدد“ وغیرہ ہم کے الفاظ کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

آسٹھباتک وہ صبح کو آیا

دُرواہین روچا

(دانشتہ) وہ پورا دن وہیں رہا

لہتے منزلاں

(شتگت) وہ کچھ منزلیں طے کر چکا تھا

کپانا پاداناشتہ اے وہ گرتا سمبھلتا گیا

۳۰۔ مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل میں ظرفِ مکانی (ADVERB OF

PLACE) اکثر اسم کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۳۱۔ مفعول: (ACCUSATIVE) یہ کبھی کبھی وہی ہے جو فاعل

(NOMINATIVE) ہے، اور کبھی کبھی اس کا اظہار اسمِ محض کے ساتھ ”ا“ یا ”را“ لگا

کر کیا جاتا ہے۔

۱۔ پادا بانہ۔ صحیح لفظ ہے۔

مندرجہ ذیل ضابطوں سے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ کونسی صورت کیونکر جملہ میں استعمال کی جانی چاہیے۔

۳۲۔ تمام اسماء کو مختصراً دو اقسام میں منقسم کیا جاسکتا ہے۔

قسم اول: یہ جگہ اور موسم وغیرہ، جیسے خصوصی ناموں پر مشتمل ہے، جو صرف معین و مخصوص طور پر استعمال میں لائے جائیں۔ جیسے ابراہیم، گوادری، موسم گرما۔

قسم دوم: ان تمام اسماء پر مشتمل ہے جو پہلی قسم کے اسماء سے متعلق نہ ہوں اور جو کبھی معین طور پر جیسے ”وہ آدمی“ (یعنی خاص آدمی) کبھی غیر معین طور پر جیسے ”ایک آدمی“ (یعنی کوئی بھی ایک آدمی) اور کبھی عمومی طور پر جیسے ”آدمی“ (یعنی عام آدمی) استعمال ہو۔

۳۳۔ اسم معین طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب وہ مضارع میں ”آ“ یا ”ار“ کے ہمراہ، کسی متعدی فعل (TRANSITIVE VERB) کے مفعول (OBJECT) کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے کہ:

آگوادرا (یا گوادری) جنت وہ گوادری پر حملہ کرے گا

من آمردا (یا مردارا) جنان میں اس آدمی کو ماروں گا

اے مرد آمردا

(یا مردارا) جنت یہ آدمی اس آدمی کو مارے گا

نوٹ: حالت کی تصریح متعین نہیں ہے جیسا کہ:

من آسکی گوشت وراں میں ہرن کا گوشت کھاؤں گا

(البتہ) ملکیت یارشتے کا اظہار متعین ہے جیسا کہ:

من تئی گوشتا وراں میں تمہارا گوشت کھاؤں گا

۳۴۔ متعین طور پر استعمال کی صورت میں، متعدی فعلوں کے زمان

ماضی میں اسم مفعول (OBJECT NOUN) یا اسم فاعل (SUBJECT NOUN) کو یا تو فاعل کی شکل میں استعمال کیا جائے یا اس کے پیچھے ”ارا“ لگایا جائے
ضمائر شخصی (PERSONAL PRONOUNS) کے ساتھ ہمیشہ ”ارا“ لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ:

آ یا گوادر (یا گوادر ارا) جتہ	اس نے گوادر پہ حملہ کیا ہے۔
من آ مرد (یا مرد ارا) جتہ	میں نے اس آدمی کو مارا ہے۔
اے مرد آ مرد (یا مرد ارا) جتہ	اس آدمی نے اس آدمی کو مار ڈالا
بادشاہ آ مرد کشنگ	بادشاہ نے اس آدمی کو مار ڈالا

نوٹ: جب فاعل یا مفعول کے جمع کے اظہار کی ضرورت درپیش ہو (ہمارا اشارہ زمانہ ماضی میں فعل متعدی کی جانب ہے) تو اسم کو قطعاً جمع میں نہیں بلکہ فاعل واحد (NOMINATIVE SINGULAR) میں، اور فعل کو جن میں لانا چاہیے (اس ضابطہ، کا اطلاق ضمائر شخصی کے غائب پر بھی ہوتا ہے) جیسا کہ:

آ یا منی لوگ پر وشتگنت	اس نے میرے مکانات مسمار کئے ہیں
ہما مرگ کہ من سہی	وہ پرندے کہاں ہیں جو میں نے آج صبح
تراد اتگنت کو ننت	تجھے دیئے تھے؟

بادشاہء ہمارد کشتگنت بادشاہ نے ان آدمیوں کو مار ڈالا

من آ کشتگنت میں نے ان کو مار ڈالا

۳۵۔ اسم غیر معین طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے، جب وہ کسی متعدی

فعل کا مفعول ہو اور اس کے ساتھ کبھی بھی ”ا“ یا ”ار“ نہیں لگایا جاتا ہو۔ جیسا کہ:

آ مردے کشتیت وہ ایک آدمی مارے گا

آ یا مردے کشتہ اس نے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے

اہتے مرد پکش چند آدمی مار ڈالو

۳۶۔ اسم کا عمومی استعمال:

اسم جب مضارع میں متعدی فعل کا مفعول ہو تو اس کو ترجیحی طور پر فاعل کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اسکے ساتھ ”آ“ یا ”ار“ بھی لگانا چاہیے۔ جیسا کہ:

مرد مردء جنت، جنینء نجنت مرد مرد کو مارے گا عورت کو نہیں

گوک کاہء وارت، گوشتء نوارت گائے گھاس کھاتی ہے، گوشت نہیں

جب زمانہ ماضی میں یہ (اسم) کسی متعدی فعل کا مفعول یا فاعل ہو تو فاعلی صورت میں مندرجہ ذیل ہونی چاہیے۔

من مرد کشتہ جنین ہچبر نکشتہ میں نے مرد مارے ہیں، عورت ہرگز نہیں مارے

۳۷۔ حکمانہ انداز میں کسی فعل کے مفعول کا انقضاء ”آ“ پر ہوتا ہے۔ اگر

تعددی لحاظ سے اس کے ساتھ ایک دو، تین وغیرہ نہیں لگائے گئے ہیں تو پھر ”باز“ (بمعنی

بہت)، ”اہتے یا چیزے“ (بمعنی چند) اور ”کمکے“ (بمعنی کچھ یا تھوڑے) وغیرہ ہم جیسے

الفاظ لگائے جائیں، جیسے:

ایک آدمی مارڈالو یک مردے بُکش

دو آدمی مارڈالو دو مرد بُکش

مجھے پینے کا پانی دو مناورگی آپ بدی

مجھے تھوڑا سا پینے کا پانی دو منا کمکے درگی آپ بدی

مجھے ہرن کا گوشت دو منا آسکی گوشا بدی

۳۸۔ حالتِ فاعلی (AGENT CASE)

حالتِ فاعلی، فعل اور متعدی افعال کے صرف ان صورتوں میں استعمال ہوتا ہے جنہیں ”ذہنی حرکت“، ”جسمانی تکلیف“ اور ”جذبہ“ کا اظہار ہوتا ہو جس طرح ماضی معطوفہ (PAST PARTICIPLE) مجہول میں تشکیل پاتے ہیں جیسے ابھی پیر ۳۴ میں کیا گیا ہے کہ ایسے فعلوں کے اسم مفعول (یا فاعل) جس میں کسی جاندار یا بے جان شے کی کثرت (PLURALITY) کا اظہار مقصود ہو تو ایسی صورت میں اسم کی معمولی صورت کا اطلاق کرنا چاہیے اور فعل کو جمع کی حیثیت دیجائے جیسے کہ:

مرد اسپا (یا اسپارا) کُشتہ آدمی نے گھوڑے کو مارڈالا ہے۔

آیا منارا (یا منا) جتہ اس نے مجھے پیٹا ہے۔

من آیا را (یا آیا) جتہ میں نے اُسے پیٹا ہے۔

اے مرد آدم (یا مردارا) جتہ اس آدمی نے اس آدمی کو پیٹا ہے۔

جنینا کندتہ آیا گریتا عورت ہنسی ہے اور وہ رویا ہے۔

آیا گریتا وہ رویا ہے۔

آ گریت وہ روئے گا۔

بچکا کلتہ لڑکا کھانا ہے۔

آیا منی لوگ پر وشتگنت اس نے میرے مکانات مسمار کئے ہیں۔
اے مردا ہما مرد کشتگنت اس آدمی نے ان آدمیوں کو مار ڈالا ہے۔

۳۹۔ اسم کی صورتیں یا ہیئتیں (FORMS OF NOUNS)

بلوچی میں عام طور پر اسم اس طرح ترتیب پائے ہیں جیسے فارسی میں۔
مندرجہ ذیل چند نہایت ہی کارآمد ترکیبیں ہیں:

۴۰۔ اسم مجمل (ABSTRACT NOUN)

اسم مجمل، صفت کے ساتھ ”ہی“ لگانے سے بنائے جاتے ہیں:

مثلاً: ”شر“ بمعنی اچھا سے ”شری“ بمعنی اچھائی۔ ”ہراب“ بمعنی بُرا سے
”ہرابی“ بمعنی ”بُرائی“، ”جُہل“ بمعنی گہرا سے ”جُہلی“ بمعنی گہرائی اور اسی طرح ”بُرز“
معنی بلندی سے ”بُزری“ بمعنی بلندی وغیرہ،

آچات چُنت دستا جھلینت وہ کنواں کتنے ہاتھ گہرا ہے۔

آچات اے جھلی چُنت دستنت اس کنوئیں کی گہرائی ۲۔ (ہاتھ کے حساب سے)

کتنی ہے؟

۴۱۔ اسم کو وحدت کی شکل میں اظہار کرنے کیلئے اس کے ساتھ ”سے“

مجهول لگایا جاتا ہے لیکن اس صفت کی حیثیت میں جو کہ ”ین“ پر ختم ہو پس ”شرین“ بمعنی
اچھا سے ”شرینے“ بمعنی ایک اچھی شے، اور ”ہرابین“ بمعنی برا سے ”ہرابینے“ ایک بُری
شے، وغیرہ وغیرہ

اے مرد شرینے یہ آدمی ایک اچھا (آدمی) ہے۔

اے کوہ بُزینے یہ پہاڑ ایک اونچا (پہاڑ) ہے۔

۱۔ آچات: صحیح جملہ ہوگا۔ ۲۔ ہاتھ نصف گز کے برا ہے۔

۴۲۔ مذکورہ بالا صورت میں خاص طور پر وحدت کے ”ے“ کے لئے

مخصوص ہے۔ (ملاحظہ ہو پیرا، ۲۰) جس میں ایک ایسی صفت اسم میں متبدل ہو جاتی ہے جو صفت کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا، اور اس صورت میں دیکھا جاسکتا ہے کہ مندرجہ بالا طریقہ پر جب صفت کے ساتھ وحدت کا ”ے“ لگایا جاتا ہو یا معمولی طور پر اسم کے ساتھ لگایا جاتا ہو اور ان سے متعلقہ فعل یعنی خالص فعل ”ہونا“ زمانہ حال میں واحد غائب ہو، تو فعل کے ملحقہ (AFFIX) کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔

اے مرد شرینے یہ آدمی اچھا (آدمی) ہے۔

اسے شرین مردے (یا مردے شرین) یہ ایک اچھا آدمی ہے۔

۴۳۔ (لیکن) گزر کر زمان ماضی کا ہو تو فعل کے ملحقہ کو نظر انداز نہیں کرنا

چاہیے۔ جیسا کہ:

آبانی تو کا یک مردے شرت انہیں سے ایک آدمی اچھا تھا

۴۴۔ دوسرے کارآمد اسم (یا صفت)، جو، ملکیت، یا رشتہ، کا اظہار

کرتے ہوں، اسم یا ضمیر کے مضاف الیہ کی صورتوں میں (صیغہ واحد اور جمع) ”نگ“ لگانے سے بنتے ہیں۔

(الف) جب مضاف الیہ (GENITIVE) پر ”-“ (فتحہ) لگایا گیا ہو تو

”نگ“ کا ”ء“ (ہمزہ)، ”-“ (فتحہ) کا حرف مقرون (DIPHTHONG) کے

مرکب سے مل جانے سے ”یہ“ میں متبدل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:

مرد آدمی کو

مرد نیگ آدمی کا

(ب) جب مضاف الیہ ”می“ پر ختم ہوتا ہو، تو ”نگ“ کا ”ء“ (ہمزہ) ”یہ“

(مجہول) میں تبدیل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:

مردی	ایک آدمی کا
مردیگ	ایک آدمی کا
آہی	اس کا
آہیگ	اس کا

(ت) جب کسی حرف صحیح (CONSONANT) کے مضاف الیہ (GENITIVE) پر ”-“ (کسرا) لگایا گیا ہو، تب ”نگ“ کا ”ء“ (ہمزہ) ”-“ (کسرا) کے طویل اعراب کے مرکب میں شامل ہو جانے سے، ”یہ“ میں تبدیل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:

تی، تیگ	تمہارا
شمی	آپ کا
شمیگ	آپ کا

(د) مندرجہ ذیل مثالیں کارآمد ہو سکتی ہیں:

اے منیگت	یہ میرا ہے
آتیگت	وہ تمہارا ہے
اے آہینیگت یا آہینیگت	یہ اس کا ہے
اے شمیگت	یہ آپ کا ہے
آ کیینیگت	وہ کس کا ہے
آش کیینیگت	وہ کس کی (ملکیت) میں سے ہے
کیگ تراستہ	تمہیں کس کا ملا؟

آئی بگ مناراستہ اس کا مجھے ملا

من وتیگ آیارادانہ میں نے اپنا اُسے دیا

اے مردنیگنت یہ ایک آدمی کا ہے

اے لوگ بادشاہ یگنت یہ مکان بادشاہ کا ہے

اے لوگ بادشاہ یگنت یہ ایک بادشاہ کا مکان ہے

نوٹ: آخر میں لگے ہوئے ”ت“ (اضافت) کے استعمال نہ کرنے کیلئے پیرا ۱۵ ملاحظہ فرمائیے۔ کچھ لوگ اس کا اعلان کرتے ہیں، لیکن جیسے پہلے ذکر کیا گیا ہے، اس کو زیادہ تر حذف کیا جاتا ہے۔

۴۵۔ دوسرا کارآمد اسم (یاففت) فعل کے آخر میں ”ی“ لگانے سے بنائے جاتے ہیں اور اُن سے ”استعداد“، ”قابلیت“ اور ”فوری سودمند حرکت“ کا اظہار ہوتا ہے۔

اے ورگی آپے یہ پینے کا پانی ہے (یعنی پینے کے قابل ہے)

آپ ورگیگنت یہ پانی پینے کا ہے۔

من مرگیان (یا مرگیگان) مرقریب المرگ ہوں (یا مر رہا ہوں)

نوٹ: ”گ“ (اضافت) کیلئے پیرا ۱۷ ملاحظہ فرمائیے۔

۴۶۔ تذکیر و تانیث: (GENDER)

حیوانات کے نام، مؤنث یا مذکر میں صفت ”نریں“ یعنی نریا ”مادگیں“ بمعنی مادہ لگا کے، پکارے جاتے ہیں۔ جیسا کہ:

آ مادگیں گو کے (یا گو کئینت) نرینے نینت وہ گائے ہے سانڈ نہیں

آ نرینے مادگیں نینت وہ نر ہے مادہ نہیں

۴۷۔ چند حیوانوں کے نر اور مادہ کیلئے الگ الگ نام ہیں۔ مثلاً

کروس	مرغا
نِکینک	مرغی
پاچن	بکرا
بُز	بکری
گراٹ	مینڈھا
گڈ	میش (پھاڑی) مینڈھا مارخور
۴۸۔	چند حیوانوں کے لئے عمومی نام ہیں۔ مثلاً:
پس	بکرا (کوئی بھی)
میش اے	بھیڑ (کوئی بھی)
اَشتر	اونٹ (کوئی بھی)

اے۔ میش صرف بھیڑی کیلئے استعمال ہوتا ہے، بھیڑ اور بھیڑی کیلئے مشترکہ کہ لفظ امپیت پس ہے۔

صفت (ADJECTIVE)

۴۹۔ بلوچی میں صفت ناقابلِ تعریف ہیں اور مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔

حصہ اوّل : وہ جن کی ابتدائی ہیئت صفت ہے جس کے پیچھے ”ی“ لگانے سے اسمِ مجمل (ABSTRACT NOUN) تشکیل پاتا ہو (ملاحظہ ہو پیرا ۴۰) جیسے ”شر“ بمعنی اچھا سے ”شری“ بمعنی اچھائی اور ”وش“ بمعنی میٹھا سے ”وشی“ بمعنی میٹھائی۔

حصہ دوّم : وہ جو اسموں سے بنائے جاتے ہیں۔

۵۰۔ صفت کی دو ہیئتیں یا اشکال تصوّر کی جائیں (بجز انکے جنکا ذکر پیرا ۶۰ میں آیا ہے) پہلی یعنی ابتدائی شکل: مذکورہ حصہ دوّم کی صفت جو بجائے خود اسم ہیں جیسے ”دار“ بمعنی لکڑی یا لکڑی کی کوٹی شے۔

دوسری شکل: مذکورہ پہلی شکل میں ”جن“ کے اضافے سے اسکو تشکیل ہوتی ہے جیسے ”شر“ سے ”شریں“ اور ”دار“ سے دارے۔

۵۱۔ زیر تشکیل صفت ہمیشہ مذکورہ دوسری شکل میں، استعمال کی جاتی ہے جو ہمیشہ اسم وحدانی سے پہلے آتی ہے جیسے:

وہ اچھا آدمی	آشریں مرد
یہ لکڑی والی میز	اے داریں میچ

۵۲۔ کبھی مشکل بہت وقت وہ اسم کے بعد وحدانی صورت میں آ سکتی

ہیں۔ جیسے:

اے میچ داریں یا اے داریں میچ یہ میز ہے لکڑی والی یا یہ ایک لکڑی والی میز ہے
آ مردے شرین یا آ شرین مردے وہ ایک اچھا آدمی ہے۔

۵۳۔ پیرا نمبر ۴۲ کے مذکورات کے مطابق یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے
کہ مذکورہ قسم کے جملوں میں فعل کا ملحقہ (VERBAL AFFIX) ”نیت“ بمعنی ”ہے“
کا اضافہ نہیں کیا جاسکتا (ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۵۲) اور یہ کہتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ وحدت کا ”ے“ مذکورہ حصہ اوّل کی شکل دوئم کی صفتوں میں جوڑا جاسکتا ہے جیسا کہ پیرا
نمبر ۴۱ اور نمبر ۴۲ میں مذکور ہے اور جہاں تک حصہ دوئم کی صفتوں کی تعلق ہے تو اس
صورت میں ”ے“ کو پہلی شکل (یعنی اسم بذات خود) سے جوڑا جاتا ہے۔ جیسے کہ:

اے مرد شرینے یہ آدمی ایک اچھا آدمی ہے

اے میچ دارے یہ میز لکڑی ہے (کی ہے)

اوّلامنی اپس شرینے بیتہ، ہنی ہرابت پہلے میرا گھوڑا اچھا تھا اب بُرا ہے

اوّلاتی لوگ تگردے بیتہ ہنی بابت پہلے تمہارا گھر چٹائی کا تھا اب مٹی

گھارے (یا اینٹوں) کا ہے۔

۵۴۔ اسموں کی یکسانیت کی صورت میں صفت کا استعمال:

ایسی صورت میں صفت کو ہمیشہ پہلی یا ابتدائی شکل میں رکھنا چاہیے جیسا کہ:

آ مرد شرنت وہ آدمی اچھے ہیں

اے میچ دارنت یہ میز لکڑی کی ہیں

۵۵۔ تقابلی یا نسبی (THE COMPARATIVE) صفت مطلق

میں ”تر“ جوڑنے سے (صفت) تقابلی بنتی ہیں۔ جیسا کہ ”شر“ بمعنی اچھا سے ”شرتر“ بمعنی بہتر ”درج“ بمعنی لمبا سے ”درج تر“ بمعنی لمبا یا زیادہ لمبا اور ”ریک“ بمعنی ریت سے ”ریکتر“ بمعنی ریتلا۔

۵۶۔ وہ اسم جس تقابل مقصود ہو اُسے حرف ربط ”اش“ یا ”اچ“ (یا مخفف

چہ) بمعنی ”سے“ لگائے یا لگائے بغیر اسم کی حالت ظرفی (DATIVE) کی شکل اولیٰ میں رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ :

اے مرد چہ آ مرد اشر ترنت یہ آدمی اس آدمی سے زیادہ اچھا ہے

اے راہ چہ آ راہادر اجر ترنت یہ راہ اس راہ سے طویل تر ہے

۵۷۔ چند ایک صفتوں کی ابتدائی صورتوں میں تقابل کے وقت معمولی سی

تبدیلی آتی ہے۔ جیسا کہ :

”مزن“ بمعنی بڑا سے ”مستر“۔ ”کسان“ بمعنی چھوٹا سے ”کستر“۔ ”برز“ بمعنی

اونچا سے ”بُستر“ اور ”بُزتر“۔ ”بز“ بمعنی ثقیل سے ”بُستر“۔

۱۔ ”ریک“ کا صفت تقابلی بنانا بڑا عجیب ہے۔ (مترجم)

۵۸۔ افضل التفضیل: (THE SUPERLATIVE)

صفت اعلیٰ کا تقابلی طور پر اظہار اس متعین اسم کے ساتھ کیا جاتا ہے جسکے مقابلے میں صفت ”درستین“ بمعنی سب استعمال کیا جاتا ہو۔ ایسا اسم جمع کے طور پر آتا ہے (اسم ظرف کی شکل اول) جب کہیں کسی اسم کا اظہار نہیں کیا جاتا ہو تو ایسی صورت میں اسم ظرفی (کی شکل اول) ”درست“ صیغہ جمع میں استعمال ہوگا۔ جیسا کہ:

اے چہ درستین مردمان شر ترنت یہ سب آدمیوں میں بہترین ہے
اے چہ درستائں شر ترنت یہ سب میں بہترین ہے

۵۹۔ بہت ”بُرّا“ (بدر) یا ”اچھا“ (خوب تر) کا اظہار موجود متعین اسماء کو مزید متعین کرنے سے ہوتا ہے۔ یا اگر صفت، اسم کے مقابل ہو تو اس کا اظہار صفت ”سک“، ”سکین“ بمعنی زیادہ بہت زیادہ کے استعمال سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ:

آ سکین شرین مرد وہ بہت ہی اچھا آدمی
اے آپ سک و شنت یہ پانی بہت ہی میٹھا ہے

۶۰۔ انگریزی زبان کے وہ صفت جنکا مختمہ ”LY“ اور ”ISH“ پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ ”PRINCELY“ اور ”CHILDISH“ ان کا اظہار بلوچی میں اسم کی حالت ظرفی سے وحدت کی ”ی“ جوڑنے سے کیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۲۱) جیسا کہ:

اے بادشاہی تنبوے یہ ایک شاہی خیمہ ہے
اے بچکی ہبرے یہ ایک بچکانہ بات ہے

ضمیر (PRONOUN)

۶۱۔ ضمائر شخصی (PERSONAL PRONOUNS)

ضمائر شخصی اور اسموں کے تریقہ تعریف (MODE OF INFLECTION) ہی نہایت ہی خفیف سا فرق ہے۔ ان کی تصریف یا گردان مندرجہ ذیل ہے:

واحد متکلم: (SINGULAR 1ST PERSON)

حالتِ فاعلی (NOMINATIVE)۔ من۔ میں

مضافِ الیہ (GENITIVE)۔ منی۔ میرا

مفعول ثانی و مفعول (حالت) (DATIVE & ACCUSATIVE)۔
منا۔ منارا۔ مجھے۔ مجھکو۔

فاعل (AGENT)۔ من۔ میں نے

جمع متکلم: (PLURAL 1ST PERSON)

حالتِ فاعلی۔ ما۔ ہم

مضافِ الیہ۔ مئے۔ امی۔ ہمارا

مفعول ثانی و مفعول (حالت)۔ مارا۔ امارا۔ ہمیں ہم کو

واحد مخاطب: (SINGULAR 2ND PERSON):

تم	تو	حالتِ فاعلی
تمہارا	تئی	مضافِ الیہ
تمہیں۔ تم کو	ترا۔ ترارا	مفعول ثانی و مفعول (حالت)
تم نے	تو	فاعل
اے تم	اوتو	حالتِ ندائیہ (VOCATIVE)

مخاطب جمع: (PLURAL 2ND PERSON):

آپ	تُما	حالتِ فاعلی
آپکا	تُمئی	مضافِ الیہ
آپکو	تُمارا	مفعول ثانی و مفعول (حالت)
آپ نے	تُما	فاعل
اے آپ	اوشما	حالتِ ندائیہ

واحد غائب: (SINGULAR 3RD PERSON):

یہ (وہ)	آ	حالتِ فاعلی
وہ	آئی۔ آہی۔ آہی۔	مضافِ الیہ
اس کا (اُس کا)	آ۔ آیا۔ آیارا	مفعول ثانی و مفعول (حالت)
اس نے	آیا	فاعل

جمع غائب: (PLURAL 3RD PERSON):

حالت فاعلی	ندارد	ندارد
مضاف الیہ	آہاں	اُن کا
مفعول ثانی مفعول (حالت)	آہاں - آہانا را	انہیں - انکو
فاعل	آہاں	انہوں نے

نوٹ: (الف) - ”آیان“ بھی استعمال ہوتا ہے۔

(ب) جب کسی لفظ میں دو اعراب بیک وقت آئیں، یا زیادہ صحیح طور پر یہ کہ جب ان دونوں کو صرف ایک ہمزہ (ء) جدا کرتا ہو، تو ایسی صورتوں میں (ء) کی جگہ (ھ) کے استعمال کی اجازت ہے۔ البتہ، اگر ایسے اعراب کے آخر میں فعل تصریف (VERBAL INFLECTION) ہے، تو اس صورت میں ہمزہ (ء) کے بجائے (ھ) کا نہیں بلکہ (یے) کا استعمال کرنا چاہیے۔ یہ صورت واضح طور پر فعلی تصریف میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ”ھ“ کو اکثر ایسے الفاظ کے ملحقہ (حرفِ اول) کے طور پر لگایا جاسکتا ہے جو ”ا“ (الف) سے شروع ہوتے ہوں۔ ایسی صورت میں ”ا“ کو بہر حال حذف کیا جائے گا۔ جیسا کہ:

انچو یا ہنچو بمعنی اس طرح

۶۲۔ اجزائے لاحقہ (POSTPOSITIONS)

بلوچی زبان کی تمام مقامی بولیوں میں صیغہ غائب میں مندرجہ ذیل دو اضافتی جزائے لاحقہ (PRONOMINAL POSTPOSITIONS) ہیں جو عام اور اکثر طور پر استعمال میں لائے جاتے ہیں:

”ے“ واحد کے لئے
 ”ش“ (اش) جمع کے لئے

۶۳۔ (مضارع اور مفعولِ مطلق یا متجانس (COGNATE) زبانوں

میں انکو ایسے فعل سے ملحق کیا جاتا ہے جو کسی ایسے جملے میں استعمال کیا گیا ہو جسکے مفعول کا اظہار کسی گزشتہ جملے میں کیا جا چکا ہو۔ جیسا کہ :

آمرذنی لوگا اتک اگر من گندانے من گشانے وہ آدمی جو میر گھر آیا تھا، اگر

میں اُسے دیکھ لوں تو اُسے

جان سے مار ڈالوں گا،

من تئی اسپانء گندان منء گرانش (اگر) میں تمہارے گھوڑوں کو

دیکھ لوں تو میں انہیں پکڑ لوں گا،

۶۴۔ ان کا استعمال اسم فاعل (AGENT NOUN) کی جگہ کیا

جاسکتا ہے بشرطیکہ ایک مرتبہ استعمال کرنے کے بعد ان کا تکرار ناگوارِ خاطر ہو۔ اُن کا استعمال اس وقت بھی کیا جاسکتا ہے جب اسم فاعل کا اظہار نہ کیا گیا ہو اور بیان میں شخص یا اشخاص کا علم ہو جائے اور مزید براں، زیادہ غیر واضح طور پر، فاعل کا اظہار ”کون“ اور ”کیا“ کے بغیر مقصود ہو تو ”ے“ کا مفہوم ”اس سے“ (مذکر، مؤنث اور غیر جانبدار) اور ”ش (اش)“ کا ”اُسے“ لیا جاتا ہے۔

۶۵۔ ان اجزائے لاحقہ کا الحاق فعل سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ یا فعل

مرکب کی صورت میں اس اسم (یا صفت) سے کیا جاسکتا ہے جو آزادانہ طور پر ترکیب یا تشکیل پاتا ہو۔

۶۶۔ جب ان اجزائے لاحقہ کا الحاق کسی ایسے صورت میں ”ا“ اجزائے

لاحقہ کے اعراب سے مل جاتا ہے اور اس طرح حروف مقرون (DIPHTHONGS) ”ہی“ یا ”یہ“ کی تشکیل ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ :

کور یا چراگے دستا گپت و جھلگے بڈا کنگے (یا بڈی کُت)

کسی نابینا نے ایک چراغ ہاتھ میں لیا اور پانی کا برتن کاندھوں پر اٹھایا۔

وَتِ اشتر گٹا لونجان کُتگے یا اس نے اُسے خود اُونٹ کی گردن میں لٹکا دیا ہے

وَتِ اشتر گٹئی لونجن کُت اُس نے اُسے خود اُونٹ کی گردن میں لٹکا دیا ہے

یا

وَتِ اشتر گٹا لونجانے کُت ایضاً

۶۷۔ ان اجزائے لاحقہ کا استعمال کبھی کبھی مضافِ الیہ اور مفعولِ ثانی کے

اظہار کے وقت بھی کیا جاتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں دکھایا گیا ہے۔

اگر آ دگر برے چُش کنت مالی جنان بران اگر وہ آئندہ ایسا کرے تو میں

حملہ کر کے اس کی مویشی لے جاؤں گا

میں ان کے مکانوں کو تباہ کر دوں گا

تم اپنا اُونٹ اُسے دیدو

ہم انہیں دیدینگے

(اس عورت کے ہاں) لڑکا ہوا ہے

اس کے ہمراہ ایک اور آدمی بھی تھا۔

دو رستین مال گونٹے برتگنتش جو سرمایہ اسکے پاس تھا اُسے وہ لے گئے ہیں۔

۶۸۔ صیغہ غائب کے ان دو اجزائے لاحقہ کے علاوہ صیغہ متکلم (واحد

اور جمع) میں ایک اور جز لاحقہ ”نُ“ (اُن) اور صیغہ مخاطب (واحد اور جمع) میں

جز لاحقہ ”ئی ئی ت“ (ات) بھی ہے۔ لیکن چند ایک بولیوں میں ان کا اطلاق شاذ ہی

ہوتا ہے۔

کہ :

دوشی دزن گیتگنت
مَنِتِ گلینت
منی برات کُشتنت
میرے بھائیوں کو تم نے (جان سے)
تم نے مجھے دھتکارا (یا بھگایا)
گزشتہ شب میں نے چوروں کو پکڑا تھا
ماڑڈالا ہے۔

اگر دو گراگت بدیتیں اگر تم دو کوٹے دیکھ لیتے
دور و چا تراو شدن کُتہ دودن تک میں نے تمہیں خوش و خرم رکھا
وتی اُشترن داتہ میں نے اپنا اونٹ دیدیا ہے
وتی اُشترت کیا راداتہ اپنا اونٹ تم نے کس کو دیا ہے؟
دیتگنشن یا دیتگنشن ان کو میں نے دیکھا۔

۶۹۔ ضمائر اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUNS)

آئیں تو وہ ناقابلِ تصریف ہیں۔ لیکن جب وہ اسماء کے نمائندہ کی حیثیت سے استعمال ہو رہے ہوں تو ان کی تصریف مندرجہ ذیل طور پر ہوتی ہے۔

واحد

یہ	اے	حالت فاعلی
اسکا	اِشی	مضاف الیہ

مفعولِ ثانی	اشیا۔ اشیارا	اسکو
مفعول (حالت)	اے۔ اشیا۔ اشیارا	اس کو
فاعل	اشیا	اس نے

جمع

حالتِ فاعلی	ندارد	ندار
مضافِ الیہ	إشان	ان کا
مفعولِ ثانی	إشان۔ ایشاناں	ان کو
مفعول (حالت)	إشان	انکو
فاعل	إشان	انہوں نے

۷۰۔ ہر دو جمع اور واحد میں ضمیر اشارہ ”آ“ (بمعنی وہ) (غیر جانبدار) کی تصریف بعینہ ضمیر شخصی ”آ“ (بمعنی وہ آدمی) کی طرح ہوتی ہے۔ بایں ہمہ اسکو یہاں پیش کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اے شرین مرد	یہ اچھا آدمی
اے شرین مردے	یہ ایک اچھا آدمی ہے
اے شرین مردانت	یہ اچھے آدمی ہیں
آ ہمرابنت	وہ بُرے ہیں۔

۷۱۔ تخصیص (PARTICULARISATION) کے حرف ”ہم“ (بمعنی وہی) کا سابقہ ضمائر اشارہ (DEMONSTRATIVES) سے عموماً کچھ اس طرح لگا رہتا ہے گویا وہ اپنے اس زور لفظی کو کھو چکا ہو جس کی بلاشبہ توقع ہوتی ہے۔

ہمارد شرنٹ وہی آدمی اچھا ہے۔

ہے شرنٹ یہی اچھے نہیں

نوٹ: بلاشبہ جب ”ہم“ بطور سابقہ ”اے“ اور ”آ“ سے لگتا ہو تو ”اے“ کا ”ا“ (الف) اور ”آ“ کا ”ہ“ (مد) حذف ہوتا ہے۔

۷۲۔ ضمائر معکوسہ (REFLECTIVE PRONOUNS)

جب ضمیر معکوسہ ”وت“ (بمعنی خود) کسی اسم کے آگے استعمال ہوتا ہو تو وہ غیر متغیر (INDECLINABLE) ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ کسی اسم یا ضمیر کے نمائندہ کی حیثیت سے استعمال ہو رہا ہو تو اس صورت میں صرف صیغہ واحد میں مندرجہ ذیل طریقہ پر تصریف پذیر ہوتا ہے۔

حالت فاعلی وت خود

مضاف الیہ وت وتی خود کا (اپنا)

مفعول ثانی وتا۔ وتارا خود کو (اپنے آپ کو)

مفعول (حالت) وت۔ وتا۔ وتارا۔ خود۔ خود کو

فاعل وت خود نے (اسے اپنے آپ)

۷۳۔ مندرجہ ذیل مثالوں سے انکے استعمال کے طریقہ کو ظاہر کیا گیا ہے۔

آوت آتکہ وہ خود آیا ہے

آیا من وت ترا دیان میں تمہیں وہ (شے) خود دیدوں گا۔

تو و تا بچار چونیں مردیے تم خود اپنے آپ کو (اپنے تئیں) دیکھو تم

کیسے آدمی ہو

من وت لوگاؑ پر و شان میں خود اس کے گھر کو مسمار کر روں گا۔
 آیاں وتی دُرستین مردم کشتگنت انہوں نے اپنے سب آدمی (جان سے)
 مار ڈالا ہے۔

آیا وتی دُرستین برات کشتگنت اس نے اپنے سب بھائیوں کو
 (جان سے) مار ڈالا ہے۔

من ایو کا وتان میں اکیلا (خود) ہوں
 اے منی وتینگنت یہ میرا اپنا ہے (خود کا ہے)

۷۴۔ بعض اوقات ”چند“ BODY, PERSON (بمعنی جسم،

شخص) بذاتِ خود "SELF" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

آ ہی چند اتکہ وہ بذاتِ خود آیا ہے
 منی چند اتکہ میں بذاتِ خود آیا ہوں

۷۵۔ ضمائر موصول: (RELATIVE PRONOUNS)

فارسی کا حرف ربط ساز (CONNECTIVE PARTICIPLE)

”کہ“ (بمعنی کہ، جو کہ، وہ جو کہ) جو اُس زبان میں ضمائر موصولہ کا کام دیتا ہے، بلوچی زبان میں بھی تقریباً اسی طریقہ پر استعمال ہوتا ہے۔ البتہ بعض علاقوں میں یہ عام طور پر بالکل حذف کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ:

آ مرد (کہ) من دیستہ جس آدمی کو میں نے دیکھا
 کوہء سرا بیتہ ہے وہ پہاڑ پر تھا۔
 آ مردا (کہ) منارا گوشتہ وہ آدمی جس نے مجھے بتایا تھا
 شترین مردے بیتہ ایک اچھا آدمی تھا۔

اے ہمار دنت (کہ) یہ وہی آدمی ہے

من جتہ جسے میں نے پیٹا ہے۔

اے ہما اسپنت (کہ) یہ وہی گھوڑا ہے جس کو میں نے مانگا تھا۔

من لوٹتہ (جس کا میں نے تقاضا کیا تھا)

آ اسپا (کہ) من ءلوٹان جس گھوڑے کی مجھے ضرورت ہے

ہنی ٹکانت اے وہ اس وقت شہر میں ہے۔

ہما مرگ (کہ) وہ مرغیاں اب کہاں ہیں

من سہی تراد انت ہنی کوئنت جو میں نے تجھے صبح کو دی تھیں؟

آ مرگ (کہ) من زیک ۲ وہ مرغ جو میں نے تجھے کل دیا تھا،

تراد اتگنت ہنی کوئنت اب کہاں ہے؟

۷۶۔ ضمائر استفہامیہ (INTERROGATIVE PRONOUNS)

ضمائر استفہامیہ مندرجہ ذیل ہیں۔

کئے بمعنے کون؟

چہ کیا؟

کُجا کونسا؟

چُنت کتنے یا کس قدر؟

کدی کب، کبھی یا کس وقت؟

۱۔ ملک کھیتوں کے مفعول میں بھی آتا ہے۔

۲۔ زیگ کا ”ک“ بولنے میں حذف ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں ”کھو“، ”گجا“، یا ”گجنگو“ (بمعنی کہاں یا کس طرف) کو بھی اسمیں شمار کیا جاتا ہے۔ جب انکا استعمال اسم کے ساتھ بطور سابقہ کیا جاتا ہے تو یہ غیر متصرف بن جاتے ہیں۔ لیکن جب صیغہ واحد میں استعمال ہوں تو ان کی تصریف مندرجہ ذیل طریقہ پر ہوتی ہے۔

واحد

کون	کئے	حالتِ فاعلی
کسکا	کئی	مضافِ الیہ
کس کو	کیا۔ کیارا	مفعول ثانی
کون۔ کس نے وغیرہم	کئی۔ کیا۔ کیارا	مفعول (حالت)
کس نے	کیا	فاعل

جمع

ندارد	ندارد	حالتِ فاعلی
کس کے۔ کن کے	گیگان	مضافِ الیہ
کس کو۔ کن کو	گیگان	مفعول ثانی اور
		مفعول (حالت)

کس نے	گیگان	فاعل
-------	-------	------

واحد

کیا؟	چہ	حالتِ فاعلی
کائے کا (کس چیز کے؟)	چی	مضافِ الیہ

مفعول ثانی	چیا۔ چیارا	کس (چیز) کو؟
مفعول (حالت)	چہ۔ چیا۔ چیارا	کیا (کیوں)؟
فاعل	چیا	کائے سے (کس چیز سے)؟
ان کا صیغہ جمع نہیں ہے۔		

واحد

حالتِ فاعلی	کُجام	کونسا؟
مضافِ الیہ	کُجامی	کونسا؟
مفعولِ ثانی	کجامیا اور کجامیارا	کس کو؟
مفعول (حالت)	کُجام۔ کجامیا۔ کُجامیارا	کونسا؟
فاعل	کُجامیا	کس نے

جمع

حالتِ فاعلی	ندارد	ندارد
مضافِ الیہ	کُجامان	کن کے؟
مفعولِ ثانی و مفعول (حالت)	کُجامان	کن کو؟
فاعل	کجامان	کن نے؟

نوٹ: ”کُتام“۔ ”کُدام“۔ ”کُجام“۔ کُتان اور ”کُدان“ بھی استعمال ہوتے

ہیں۔

کُجام مرد اتراجتہ کس آدمی نے تجھے مارا ہے؟
کُتان لوگ اوروے تو کس گھر کو تم جاؤ گے؟

واحد

حالتِ فاعلی	چُنْت	کس قدر وغیر ہم
مضافِ الیہ	چُنْت	کتنے کو وغیر ہم
مفعولِ ثانی	چُنْتا۔ چُنْتارا	کتنوں کو وغیر ہم
مفعول (حالت)	چُنْت۔ چُنْتا۔ چُنْتارا	کتنے وغیر ہم
فاعل	چُنْتا	کتنوں نے وغیر ہم

صیغہ جمع میں کچھ بھی نہیں ہے۔

۷۷۔ ”گی“ (بمعنی کون)، ”چہ“ (بمعنی کیا) اور ”کُجام“ (بمعنی کونسا) کو صیغہ جمع میں استعمال کرنے کا ایک اور محاوراتی یا اصطلاحی طریقہ بھی ہے۔ یعنی عام طور پر حرف ربط ساز (CONNECTIVE PARTICLE) ”و“ (او) کے لگانے اور واحد کے تکرار سے جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں دکھایا گیا ہے۔

کیا ترا جتہ	بمعنی	کس نے تجھے مارا ہے؟
کُجام مرد ترا جتہ	-	کس آدمی نے تجھے مارا ہے؟
کُجام مرد تو جتہ	-	کس آدمی کو تو نے مارا ہے؟
اے گئی لوگ انت	-	یہ کس کا مکان ہے؟
اے لوگ کیگنت	-	یہ مکان کس کا ہے؟
کیا و کیا ترا جتہ	-	کس کس نے تجھے مارا ہے؟
اے لوگ گئی و کیگنت	-	یہ مکان کس کا ہے؟

- کئی جنگ بیتہ - کون مارا گیا ہے؟
 - گی وکی جنگ بیتہ - کون کون مارا گیا ہے؟
 - گُجام جنگ بیتہ - کونسا مارا گیا ہے؟
 - گُجامیا تراجتہ - (اسمیں سے) کس نے تجھے مارا ہے؟
 - چننا تراجتہ - کتنوں نے تجھے مارا ہے؟
 - گی وکی گیسے - اس نے کس کس کو کاٹ کھایا ہے؟
-

فعل (VERB)

۷۸۔ تصریف افعال (CONJUGATION OF VERBS) سے

قبل یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شخصی ارکان آخر یا انقضائے شخصی (PERSONAL TERMINATIONS) کا تذکرہ کیا جائے۔ انکو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کروں گا۔ یعنی:

اول: انقضائے مضارع (AORIST TERMINATION)

بشمول حال و مستقبل اور

دوم: انقضائے ماضی (PAST TERMINATION)

۷۹۔ یہ ارکان آخر (TERMINATIONS) افعال کے مختلف

زمانوں میں استعمال ہونے کے علاوہ اسماء، ضمائر اور صفات وغیرہ کے ساتھ بھی لگائے جاتے ہیں اور فعل و صلی (SUBSTANTIVE VERB "to be") کے مضارع اور زمانہ ماضی کے نعم البدل بھی ہیں۔ (طلباء اگر چاہیں تو وہ ان کو اور ان تمام ارکان آخر کو جو افعال کے مادول (ROOTS OF VERBS) کے ساتھ لگے ہوئے ہیں، فعل مفروضہ (IMAGINARY VERB) ”اگ“ بمعنی ”ہونا“ کے حصص تصور کریں۔ (ملاحظہ ہو ضمیمہ ”الف“)

انقضائے مضارع (AORIST TERMINATION)

واحد

ہوں متکلم ((1st PERSON آن

ہیں مخاطب (2nd -do-) ”ے“ یا ”ئے“

ہے غائب (3rd -do-) یت یا یت، نت یا نت

جمع

ہیں متکلم ن یا ن

ہیں مخاطب ت یا ت

ہیں غائب نت یا نت

۸۰۔ چند مقامی بولیوں میں انقضائے واحد متکلم ”آن“، ”وُن“ یا ”یُن“

میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسا کہ پیرا نمبر ۱۲ اور نمبر ۱۴ میں مذکور معروضات سے توقع کی جاسکتی تھی۔ چنانچہ ہم ہر دو کو سن سکتے ہیں:

من ءروان (اور) من ءرؤون (اور) من ءرین میں جاؤں گا۔

من ءبان (اور من ءبین) میں جاؤں گا۔

من شتگان (اور) من شتگون میں گیا تھا۔

۸۱۔ واحد غائب ”یت“ وہ ترتیب ہے جو افعال کے مادوں سے لگایا جاتا ہے

اور ”نعت“ اسماء اور ضمائر وغیرہ سے لگایا جاتا ہے اور جیسے توقع کی جاسکتی ہے۔ زمانہ حال کے واحد غائب میں ایسے مثال مل سکتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۱۰۷)

۸۲۔ اس حقیقت کے اظہار کی چند ان ضرورت نہیں کہ وہ ترا تیب جو ہمزہ (ء) سے

شروع ہوتی ہیں، انکی ضرورت صرف کسی طویل اعراب کے بعد ہو سکتی ہے۔

(VOWEL-SOUNDS) کی موجودگی کا اشارتاً تذکرہ کیا گیا تھا۔ علاوہ ان کے جو (پیرا نمبر ۷، ۸، اور ۹) کے انتقالِ لفظی کے نقشوں میں دکھائے گئے ہوں، میں یہاں پر واضح طور پر لکھوں گا کہ صیغہ واحد غائب اور متکلم (جمع مخاطب کے ارکانِ آخر کا اعراب ایک نہایت ہی مختصر ”ی“ (e) ہے جو بعض اوقات مشکل سے ہی واضح ہوتی ہے اور جو پھر بھی ”ای“ (i) نہیں ہے، جیسا کہ میں نے پیش کیا ہے۔

۸۴۔ انقضائے ماضی (PAST TERMINATION)

<u>واحد</u>		
متکلم	مان یا نتان	تھا
مخاطب	تے یا نتے	تھے
غائب	ت یا نت	تھا

جمع

متکلم	تن یا نتن	تھے
مخاطب	تیت یا نیت	تھے
غائب	تینت یا نتنت	تھے

۸۵۔ بلوچی افعال کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے یعنی افعال باقاعدہ اور

افعال بے قاعدہ (REGULAR & IRREGULAR VERBS) اور پھر ان کو بھی دو ذیلی حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے یعنی فعل متعدی اور فعل لازم (TRASITIVE & INTRANSITIVE VERBS)۔

۸۶۔ افعال باقاعدہ (REGULAR VERBS)

افعال باقاعدہ کی تشریح یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ افعال ہیں۔ جنکے غیر مشتق مادے (PRIMITIVE ROOTS) ماضی معطوفہ بنتے وقت تبدیل نہیں ہوتے جیسا کہ پروش (بمعنی توڑو) ”پُرشَہ“ یا ”پُرشِگ“ (بمعنی ٹوٹا ہوا)۔

۸۷۔ افعال بے قاعدہ (IRREGULAR VERBS)

آسانی کے لئے افعال بے قاعدہ کی تشریح یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ افعال ہیں جن کی مادے (واحد مخاطب کے امر "IMPERATIVE") ماضی معطوفہ کی تشکیل کے وقت تبدیل ہوتے ہوں جیسا کہ: ”جن“ (بمعنی مارو)، جتہ، یا ”جتِگ“ (بمعنی مارا یا مارا ہوا)

۸۸۔ افعال متعدی (TRANSITIVE VERBS)

ایسے افعال متعدی کی دو تصریفیں ہیں جو اپنے زمانوں میں ماضی معطوفہ لینے واحد غائب اور جمع غائب سے تشکیل پائے ہیں، اور جیسا کہ لازمی طور پر اس اسم کی حالتِ فاعلی کے بعد، جو کہ ہمیشہ ان زمانوں سے پیشتر استعمال ہوئے ہیں، انہیں ایسی ترتیب سے رکھا جائے کہ وہ اپنے مفعول کے ذریعہ اظہار کئے جاسکیں (ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۳۴ اور ۳۸)

۸۹۔ افعال لازمی (INTRANSITIVE VERBS)

افعال لازمی اپنے جملہ زمانوں میں مکمل طور پر تصریف پذیر ہوتے ہیں۔ اور انکے آگے حالتِ فاعلی (NOMINATIVE CASE) استعمال کیا جاتا ہے بعض افعال جنہیں ہم افعال لازمی تصور کرتے ہیں۔ وہ بلوچی زبان میں افعال متعدی سمجھے جاتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۳۸) جیسا کہ:

آئی کلتہ وہ کھانسا ہے۔

آئی کندتہ وہ ہنسا ہے۔

۹۰۔ غیر منصرف یا مصدر (INFINITIVE)

بلوچی افعال کے غیر منصرف ہمیشہ ”گ“ (آگ) پر ختم ہوتے ہیں۔
جیسا کہ ”پروشگ“ (بمعنی توڑنا)

۹۱۔ ایک ترتیبی (EUPHONIC) ”یہ“ ان مادوں کے درمیان لگایا جاتا ہے جو ”ا“ اور ”و“ پر ختم ہوں اور جو ان مادوں کے درمیان ہوں جو ”ے“ اور مصدری انقضاء (INFINITIVE TERMINATION) پر ختم ہوتے ہوں۔ جیسا کہ :
”آ“ (بمعنی آؤ) ”آگ“ (بمعنی آنا) ”گرے“ (بمعنی روؤ) اور ”گریوگ“ (بمعنی رونا)

۹۲۔ مصدر ایک فعلی اسم ہے اور عام وصلی افعال (SUBSTANTIVE VERBS) کی طرح اس کی تصریف کی جاسکتی ہے۔ اس کا اطلاق اور استعمال لاطینی اسم مصدر اور حاصل مصدر (LATIN GERUNDS & SUPINES) کی طرح ہوتا ہے۔ جیسا کہ :

اگاں ہما آپ کارء بیت	اگر یہیں پانی کی ضرورت تو
جھلین کنڈ جنگ لوٹیت	گہری کھدائی کرنا ہوگی۔
نیسیگ کار سکین کارے	لکھنے کا کام نہایت مشکل کام ہے۔
آ نیسیگ پکانت	وہ لکھنے (کے کام) میں ماہر ہے۔

۹۳۔ مادہ (ROOT):

مادہ کی تشکیل مصدری انقضاء ”گ“ کو حذف کرنے سے ہوتا ہے اور ازاں

سوائے یہ امر (IMPERATIVE) کا صیغہ واحد مخاطب بھی ہے۔ جیسا کہ: ”پروشگ“ (بمعنی توڑنا) سے ”پروش“ (بمعنی توڑ)۔ ”ب“ (کبھی کبھی ”بُ“) عام طور پر امر کے واحد مخاطب کے ساتھ بطور سابقہ لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اگلے صفحات میں آئے گا۔ پ اور پُ بھی بطور سابقہ لگائے جاتے ہیں۔

۹۴۔ فعلِ حالیہ (PRESENT PARTICIPLE):

مصدر کے ساتھ ”ا“ لگانے سے فعلِ حالیہ کی تشکیل ہوتی ہے جیسا کہ ”پروشگ“ (بمعنی توڑنا) ”پروشگا“ (بمعنی توڑنے سے) یا (اگر ترجیح دینا مقصود ہو تو اسے محض اسم کی وہ حالت ظرفی سمجھائی جائے جو مصدر یا حاصل مصدر ”مقام“۔ ”حالت“ اور ”محل“ کی دلالت کرتا ہو۔

۹۵۔ ماضی معطوفہ (PAST OR PASSIVE PARTICIPLE):

افعالِ باقاعدہ کے ماضی معطوفہ، مادہ کے ساتھ ”تہ“ یا ”تگ“ لگانے سے تشکیل پاتے ہیں (ملاحظہ ہو پیرامبر ۸۶) جیسا کہ:

”پروش“ (بمعنی توڑو) ”پُرشنہ“ یا ”پروشگ“ (بمعنی ٹوٹا ہوا)۔

۹۶۔ بہت سے افعالِ باقاعدہ، مادہ اور رکنِ آخر ”تہ“ یا ”تگ“ کے

درمیان ”۔“ (کسریٰ) لگاتے ہیں انہی مادوں سے نکالے ہوئے افعال ہمیشہ ایسا کرتے ہیں جیسا کہ جدید فارسی کے مصادر جو ”بدن“ پر ختم ہوتے ہیں میرے خیال میں وہ جنکی جدید مصدری صورتیں (INFINITIVE FORMS) ”ادن“ ہیں۔ انہیں ”ا“ لگایا جائے۔ جیسا کہ ”رسگ“ (بمعنی پہنچنا) جو فارسی میں ”رسیدن“ ہے، کا ماضی معطوفہ ”رستہ“ یا ”رستگ“ (بمعنی پہنچا ہوا) ”اوشگ“ (بمعنی کھڑا ہونا) جو جدید فارسی میں ”ایستادن“ ہے۔ کا ماضی معطوفہ ”اوشتاتہ... یا اوشتاگ“ (بمعنی کھڑا ہوا) ہے۔

۹۷۔ افعالِ بے قاعدہ کے مادوں میں ماضی معطوفہ بنتے وقت ایک

تبدیلی آتی ہے جیسا کہ ”بند“، ”بستہ“ یا ”بستگ“ (بمعنی بندھا ہوا) ”جَن“ (بمعنی مارو) ”جَنہ“ یا ”جنگ“ (بمعنی مارا)

وہ مادے جوج، چ، پ، پر ختم ہوتے ہوں، وہ ماضی معطوفہ بنتے وقت اس حروف کو ”تک“ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ بعینہ اسی طرح وہ مادے بھی جو ”آ“ پر ختم ہوتے ہوں اور ماضی معطوفہ بناتے وقت ان تغیر پذیر مادوں میں صرف ”ا“ یا ”گ“ بڑھانا چاہیے جیسا کہ ”درگج“ (بمعنی ڈھونڈو یا تلاش کرو سے)

درگیتہ یا درگیتگ (بمعنی ڈھونڈا بلاش کیا)

دوچ (بمعنی سلائی یا سیو کرو) سے

دوتکہ یا دوتگ (بمعنی سیا ہوا یا سلا ہوا)

پرچ (بمعنی نچھوڑو) سے

پر تکہ یا پرتگ (بمعنی نچھوڑا ہوا)

آ (اکیلے) (بمعنی آؤ) سے

آتکہ یا اتگ (بمعنی آیا)

میں نے یہ درجہ بندی افعالِ بے قاعدہ میں بے قاعدگی کی تشریح کرتے ہوئے کی ہے (ملاحظہ ہو پیر نمبر ۸۷) گویا کہ جیسا کہ ظاہر ہے، ان کے مادوں کے یہ تغیرات (ROOT CHANGES) قواعد کے تحت کئے جاتے ہیں ہو سکتا ہے کہ زبان میں ایسے افعال ہوں جو بے ضابطہ ہیں لیکن یہ کہ ماضی معطوفہ کی تشکیل کے وقت مادہ کے ان تغیرات کو عمل میں لانے کیلئے کسی نہ کسی قاعدے یا قواعد کو بروئے کار لایا جائے۔

امر کا واحد مخاطب وہی ہے جو مادہ ہے، اور جمع مخاطب وہی ہے جو مضارع کا مطلوبہ صیغہ ہو ان دو صیغوں میں عام طور پر حرفِ سابقہ ”ب“ لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ ”بکن“ (بمعنی کرو) ”بجن“ (بمعنی مارو) اگر مادے کا پہلا یا دوسرا حرف ”و“ ہو اور جو ”و“ (فتح) سے متحرک ہو تو ”بُ“ کو بطور سابقہ لگایا جائے جیسا کہ ”بور“ (بمعنی کھاؤ) ”برو“ (بمعنی جاؤ) اگر مادے کا پہلا حرف ”ا“ (الف) ہمراہ ”و“ (کسریٰ) یا ”و“ (ضمہ) ہو تو ”ا“ (الف) کو حذف کیا جاتا ہے اور صرف ”ب“ لگایا جاتا ہے۔ البتہ ”ا“ (الف) سے پیدا شدہ اعراب کو لیا جاتا ہے جیسا کہ ”الگ“ (بمعنی چھوڑنا یا اجازت دینا) سے ”بل“ (بمعنی چھوڑ دیا اجازت دو) اگر ”ا“ (الف) پر مد ہو تو ”یہ“ لگایا جائے جیسا کہ ”آگ“ (بمعنی آنا) سے ”پیا“ (بمعنی آ جاؤ)

افعال مرکب (COMPOUND VERBS) کی صورت میں امر کے صیغہ مخاطب میں کوئی بھی حرفِ سابقہ نہیں لگایا جاتا ہے جیسا کہ ”چست کن“ (بمعنی اٹھاؤ)

امر کی دیگر صورتوں کا اظہار فعل ”الگ“ (بمعنی چھوڑنا یا اجازت دینا) کے امر کے صیغہ مخاطب کو مضارع کے آگے استعمال کرنے سے ہوتا ہے (بعض اوقات سابقہ مسلسلہ (CONNECTIVE PARTICLE) ”کہ“ بھی لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ :

بل (کہ) آروت یا بلے روت اسے جانے دو

بل (کہ) من روان مجھے جانے دو

۹۹۔ معطوفہ معروف (ACTIVE PARTICIPLE):

مادے کے ساتھ ”ان“ لگانے سے معطوفہ معروف کی تشکیل ہوتی ہے جیسا کہ ”پروش“ (بمعنی توڑو) ”پروشان“ (بمعنی توڑتے ہوئے)، ”ور“ (بمعنی کھاؤ)، ”وران“ (بمعنی کھاتے ہوئے)

۱۰۰۔ چار افعال بے ضابطگی سے معطوفہ معروف کی تشکیل کرتے ہیں، جو

مندرجہ ذیل ہیں:

”نندگ“ (بمعنی بیٹھنا)، ”نندکائی“ (بمعنی بیٹھتے ہوئے یا بیٹھے بٹھائے)، ”اوشنگ“ (بمعنی کھڑا ہونا) ”اوشنگائی“ (بمعنی کھڑے ہوئے یا کھڑے ہوئے یا کھڑے کھڑے ہی) ”وہسگ یا وہسپگ“ (بمعنی سونا) ”وہسکائی یا وہسپکائی“ (بمعنی سوتے ہوئے) ”روگ“ (بمعنی جانا) ”راہ رواجی“ (بمعنی جاتے جاتے) موخر الذکر ”آگ“ (بمعنی آنا) کے معطوفہ معروف کی صورت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اسم فاعلی (NOUN OF AGENCY OR INTENSITY):

یہ ایک حاصل مصدر (VERBAL NOUN) ہے جو مندرجہ ذیل کیفیات

کی دلالت کرتا ہے:

ONE ADDICTED TO ایک وہ جو عادی ہو

ONE PERFECT IN ایک وہ جو کامل ہو

ONE ENGAGED ایک وہ جو مصروف ہو

ONE PERFORMANCE IN ایک وہ جو کارکردگی میں ثابت قدم ہو

ان تمام حرکات کا اظہار فعل کرتا ہے اور ان کی تشکیل فعل کے ساتھ ”اوک“

بڑھانے سے ہوتی ہے جیسا کہ: ”منوک“ (بمعنی ایک اچھا ماننے والا) ”روک“ (بمعنی ایک زبردست کھانے والا) ”روک“ (بمعنی ایک تیز ریا عظیم رارو)

نوٹ: تمام اسماء کی طرح اس سے بھی صفت کی تشکیل قواعد کی رو سے ہو سکتی ہے، جیسا کہ پیرا نمبر ۹۱۴ اور ۵۰ میں مذکور ہے۔

۱۰۲۔ بلوچی فعل کی تصریف یا گردان صرف ایک ہے، جسکے زمانوں کو، آسانی کی خاطر مندرجہ ذیل چار درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
 درجہ اوّل: جنکی تشکیل بلا واسطہ مادہ سے ہوتی ہے۔
 درجہ دوئم: جنکی تشکیل فعلِ حالیہ سے ہوتی ہے (PRESENT PARTICIPLE)
 درجہ سوئم: جنکی تشکیل ماضی معطوفہ سے ہوتی ہے (PAST PARTICIPLE)
 درجہ چہارم: زمانہ ہائے مرکب (COMPOUND TENSES)

درجہ اوّل

۱۰۳۔ مضارع (AORIST)

”پروش“ (بمعنی توڑو) ”منء پروشان“ (بمعنی میں توڑوں گا) جسے غیر مشتق مادوں کے ساتھ انقضائے مضارع (AORIST TERMINATION) لگانے سے مضارع (AORIST TENSE) کی تشکیل ہوتی ہے۔

مضارع کے واحد غائب کی تشکیل کے وقت رکن آخر ”یت“ کا ”یہ“ حذف کیا

جاتا ہے جو ان مادوں کے پیچھے آتا ہو جو ”ے“ یا ”ی“ پر ختم ہوتے ہوں عام طور مختصر اعراب سے پیشتر استعمال ہونے والے ”ن“ اور ”و“ کے پیچھے ازاں سوائے ان مادوں کے بھی پیچھے آتا ہو جو اس ”ی“ پر ختم ہوتے ہوں جو بیک وقت ”ا“ یا ”یہ“ میں بھی متبدل ہو یا ان مادوں کے پیچھے اس ”و“ پر ختم ہوئے ہوں جس سے پیشتر (-) (فتحہ) ہو اور (-) (فتحہ) وہ جو بیک وقت ”ا“ میں بھی تبدیل ہوتا ہو، جیسا کہ:

گرے	بمعنے	ردو	آگریت	بمعنے	وہ ریگا
دہ	-	دے	آدات اے	-	وہ دریگا
بی	-	ہو	آبیت	-	وہ ہوگا
جن	-	مارد	آجنت	-	وہ ماریگا
رو	-	جا	آروت	-	رہ جائیگا
ور	-	کھا	آدارت	-	وہ کھائیگا

اپنے مضارع کے واحد غائب کی تشکیل کے وقت ”زانگ“ (بمعنے جاننا یا ادراک ہونا) کا رکن آخر ”یہ“ کو بھی حذف کہا جانا چاہیے جیسے ”آزانت“ (بمعنے وہ جان جائے گا یا اُسے معلوم ہو جائیگا)۔

۱۰۴۔ عام طور پر ”یہ“ طویل اعراب پر ختم ہونے والے کسی لفظ کے انقضائے ماضی و مضارع کے (ء) ہمزہ کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ:

من کا یان	بمعنے	میں آؤں گا
من ورگایان	-	میں کھا رہا تھا

۱۔ صحیح ”تھہ“ آدنت“ ہے البتہ مشرقی میں آدات استعمال ہوتا ہے۔ (مترجم)

۱۰۵۔ ”ک“ کو عام طور پر ”ا“ (الف) سے شروع ہونے والے مادوں سے بنے ہوئے مضارع کے آگے بطور سابقہ استعمال کیا جاتا ہے یہ ابتدائی ”ا“ (الف) ہمیشہ حذف کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ:

آ (ا) کیلئے بمعنی آ من کا یان بمعنی میں آؤں گا
 آر (ا) کیلئے - لا من ءکاراں - میں لاؤں گا
 ال - چھوڑ من ءکلان - میں چھوڑ دوں گا
 اوشت - کھڑے ہو من ءکوشان اے - میں کھڑا رہوں گا

نوٹ: اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ”ا“ (الف) کے ساتھ لگے ہوئے اعراب کو ”ک“ اڑاتا ہے۔

۱۰۶۔ جب کسی انکاری سابقہ (NEGATIVE PARTICIPLE) کے استعمال کی ضرورت پیش آئے تو ”ک“ کو لازماً حذف کر کے اسکی جگہ ”یہ“ لگایا جائے جیسا کہ :

نیا یاں بمعنی میں نہیں آؤں گا
 میا - نہ آؤ یا مت آؤ
 نیلان - میں نہیں چھوڑوں گا

جب ”یہ“ بطور سابقہ کے استعمال ہوتا ہو جیسا کہ عام طور پر زمانہ مستقبل کے اظہار کے وقت کیا جاتا ہے، تو ”ک“ کو بھی حذف کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ

من بیایاں بمعنی میں آؤں گا (میں آؤں گا)
 من بلاں - میں چھوڑوں گا (میں چھوڑوں گا)

۱۔ اصل تصریف ”من ءاوشان“ ہے۔ (مترجم)

۱۰۷۔ حال (PRESENT)

فعل حالیہ (PRESENT PARTICIPLE) کے ساتھ انقضائے مضارع لگانے سے زمانہ حال کی تشکیل ہوتی ہے۔ وہ رکن آخر (TERMINATION) جو واحد غائب کی تشکیل کے وقت متوقع طور پر لگایا جاتا ہے، وہی ہے جو اسماء کے ساتھ لگایا جاتا ہے، (یعنی ”نت“) جیسا کہ:

”پروشتگا“ بمعنی میں توڑ رہا ہوں
آپروشتگائنت - وہ توڑ رہے ہیں

۱۰۸۔ ماضی استمراری (IMPERFECT)

انقضائے ماضی کو فعل حالیہ کے ساتھ ملانے سے ماضی استمراری کی تشکیل ہوتی ہے۔ جیسا کہ:

پروشتگا بمعنی توڑتے ہوئے
من پروشتگائتان - میں توڑ رہا تھا

۱۰۹۔ ماضی (PAST)

زمانہ ماضی (بشمول ماضی غیر معین یا ماضی متعین) انقضائے مضارع کے ملانے سے تشکیل پذیر ہوتا ہے بجز واحد غائب ماضی معطوفہ کے ساتھ (کوئی بھی رکن آخر نہ لگایا جائے) مزید برآں جہاں تک واحد غائب کا تعلق ہے۔ معطوفہ (PARTICIPLE) کا حرف آخر ”ہ“ یا ”گ“ یا تو حذف کیا جائے یا تو پھر رکھ چھوڑا جائے۔ زیادہ تر اس کا رکھ چھوڑنا مروج ہے۔ جیسا کہ:

۱۱۰۔ ”ہ“ اور ”گ“ جیسے حروف کی تغیر پذیری سے ماضی معطوفہ کی چونکہ دو صورتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسا کہ پیرامبر ۷ اور ۱۳ میں مذکور ہے، اسلئے لازمی طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ماضی معطوفہ کی بجائے خود دو صورتیں ہیں ایک ایسی صورت میں جب کہ ہر (صورتیں استعمال کی جا رہی ہوں، یعنی بعض علاقوں میں ایک کے اور بعض میں دوسری کے استعمال کو عام طور پر ترجیح دیتے ہوں، تو یہ کہنا بہت مشکل نظر آتا ہے کہ کونسی صورت زیادہ عمومی طور پر استعمال ہوتی ہے۔ میں بذاتِ خود یہ سمجھنے پر زیادہ مائل ہوں کہ وہ صورت جو ”گ“ پر ختم ہوتی ہو۔ اسی کو زیادہ ترجیح دی جائے۔

۱۱۱۔ انقضائے شخصی یا شخص ارکان آخر

(PERSONAL TERMINATIONS)

من رستان یارستگان	میں پہنچا ہوں
من بیتان یا بیتگان	میں ہوا تھا (یعنی میں ہی تھا)
آشتنت یا شتگت	وہ گئے یا جا چکے
جتئن یا جتگن	مجھ سے یہ مارا گیا
وارتش یا وارگش	کھا چکے یا ان سے یہ کھائے گئے

۱۱۲۔ ماضی بعید (PLUPERECT)

ماضی معطوفہ کے ساتھ انقضائے ماضی (PAST TERMINATION)

لگانے سے ماضی بعید کی تشکیل ہوتی ہے اور اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔ جیسا کہ:

من رستننان	بمعنے	میں پہنچا ہوا تھا
------------	-------	-------------------

(HYPOTHETICAL OR SUBJUNCTIVE)

اس زمانہ کی تشکیل، ماضی معطوفہ کے رکن آ خر ”/“ یا ”گ“ کو حذف کرنے اور پھر اس حذف شدہ صورت (APOCOPATED FORM) کے ساتھ ”ین“ بڑھانے سے اور پھر حتمی طور پر انقضائے مضارع (بجز واحد مخاطب کے، جب کوئی بھی رکن آ خر بڑھایا نہ جاتا ہو) لگانے سے ہوتی ہے ”اگر“ (بمعنی اگر) ہمیشہ مقدر ہے اور جب خواہش اس کا اظہار بھی کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ:

(اگر) من شتینتان من اگر میں چلا جاتا تو

برات نمرت (یا نمرت گت) میرا بھائی نہ مرتا۔

اگر من نلن وارتن من مرتان اگر میں کھانا کھاتا تو مرتا۔

۱۱۴۔ اس زمانے میں ”ب“ کو بطور سابقہ استعمال کرنے سے فعل میں

پوشیدہ کام ”ضرور“، ”ہونا“ چاہیے تھا، کا اظہار ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ:

اگر آ نہ شتین تو بُشتیے اگر وہ نہ جاتا تو تمہیں جانا چاہیے تھا

تو بُکتین بلے تو نکتہ تمہیں یہ کرنا چاہیے تھا لیکن تم نے نہیں کیا

درجہ چہارم

۱۱۵۔ زمانہ ہائے مرکب (COMPOUND TENSES)

وہ زمانے جو حالت احتمالی (POTENTIAL SIGNIFICATION) کا اظہار کرتے ہوں، انکی تشکیل فعل ”کنگ“ (بمعنی کرنا یا کر سکتا) کے بعض زمانوں کو ماضی معطوفہ جنکے رکن آ خر ”ا“ یا ”گ“ حذف کئے گئے ہوں، کے ساتھ لگانے سے ہوتی

ہے۔ جیسا کہ:

من شئت کنان بمعنی میں جاسکتا ہوں
آہموداشت کُتہ - وہ وہاں جاسکتا تھا

۱۱۶۔ ایک باقاعدہ فعل لازمی:

(REGULAR INTRANSITIVE VERB) کو بطور مثال لیتے ہوئے اور
شخصی ارکانِ آخر کے اطلاق کا مظاہرہ کرنے کیلئے ہم ”رسگ“ (بمعنی پہنچنا) لیتے ہیں،
جس کی گردان مندرجہ ذیل ہے۔

مصدر۔ حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ ”پہنچنا“

رسگ

فعل حالیہ..... پہنچ رہا ہے۔

رسگا

ماضی معطوفہ..... ”پہنچنا“

رسنگ یا رستہ

فعل معروفہ... ”پہنچتے ہوئے“

رسان

اسم فاعلی کا مصدر... ”پہنچنے والا“ (جو ہمیشہ پہنچتا ہو)

رسوک

مضارع..... ”میں شاید، ضرور پہنچوں گا وغیرہ“

واحد

متکلم من ارسان

مخاطب تُو رے

غائب آرسیت

جمع

متکلم مارسین یا مارسین

مخاطب شمارست

غائب آرسنت

حال..... ”میں پہنچ رہا ہوں“ وغیرہ،

واحد

متکلم من رسگایان

مخاطب تو رسگایے

غائب آرسگاینٹ

جمع

متکلم مارسگاین

مخاطب شمارسگایت

غائب آرسگاینٹ

ماضی ستماری (IMPERFECT) ”میں پہنچ رہا تھا“ وغیرہ،

واحد

مستکلم من رسگایتان

مخاطب تورسگایتے

غائب آ رسگایت

جمع

مستکلم مارسگایتن

مخاطب شمارسگایتت

غائب آ رسگایتنت

ماضی مطلق (PRETERITE) ”میں پہنچایا پہنچ چکا“ وغیرہ

واحد

مستکلم من رستان (یا) من رستگان

مخاطب تورستے (یا) تورستگے

غائب آ رست (یا) رستہ (یا) رستگ

جمع

مستکلم مارستن

مخاطب شمارستت

غائب آ رستنت

ماضی بعید (PLUPERFECT) ”میں پہنچا تھا“ وغیرہ

واحد

مستکلم من رستان (یا) من رستگان

مخاطب تورستے (یا) تورسگتے

غائب آرسنت (یا) آرسنگت

جمع

متکلم مارستین (یا) مارسگتین

مخاطب شمارست (یا) شمارسگت

غائب آرسنت (یا) آرسنگت

ماضی مفروضہ یا مشروط (HYPOTHETICAL PAST) ”اگر میں

پہنچتا یا پہنچ پاتا“

واحد

متکلم من رستینان

مخاطب تورستینے

غائب آرتین

جمع

متکلم مارستین

مخاطب شمارستینے

غائب آرتینے

حال احتمالی (PRESENT POTENTIAL) ”میں پہنچ سکتا ہوں“

وغیرہ

واحد

متکلم من رستءکنان

مخاطب توست ء کنت

غائب آ رست ء کنت

جمع

مستکلم مارست ء کنن

مخاطب شمارست ء کنت

غائب آ رست کننت

ماضی احتمالی (PAST POTENTIAL) ”میں پہنچ سکتا تھا“ وغیرہ

واحد

مستکلم من رست کت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

مخاطب توست کت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

غائب آ رست کت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

جمع

مستکلم مارست کت (یا) کتہ (یا) کُتگ

مخاطب شمارست کت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

غائب آ ہان رست کت (یا) کتہ (یا) کُتگ

جیسا کہ پیرا نمبر ۲۴ میں کہا جا چکا ہے۔ ”(ہمزہ) کسی بھی ایسے لفظ کے درمیان لگایا جاتا ہے جو کسی طویل اعراب اور مضارع پر نہ ختم ہوتا ہو، بالکل اسی طرح اگر یہی لفظ کسی زمانے کی تشکیل میں مستعمل ہو رہا ہو تو بھی یہی صورت کار فرما ہوگی۔

جیسا کہ حال احتمالی کے تذکرہ میں دکھایا گیا ہے یا کسی فعل مرکب کے کسی

حصہ میں، جیسا کہ

من چستء کنان بمعنی میں اٹھا سکتا ہوں

حتیٰ کہ میرے خیال میں اگر مضارع کے فوری پیشتر کوئی طویل اعراب پر ختم ہونے والا لفظ ہو تو ”ء“ (ہمزہ) لگانے کی اجازت ہونی چاہیے تاکہ ”ء“ (ہمزہ) مختصر اعراب کے ہم جنس کے طور پر اپنے فوری بعد آئیو الے طویل اعراب کے ساتھ استعمال کیا جاسکے یا ”ء“ کو طویل اعراب میں ضم کیا جائے جو اس کے استعمال کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ:

بُوَکَنْتَ یا بُوَکَنْتَ اس میں بد بو ہے

۱۱۸۔ ذیل میں ایک بے قاعدہ فعل لازمی کی مثال پیش کی جاتی ہے۔

مصدر یا حاصل مصدر ”جانا“

رَوَگ

فعلِ حالیہ ”جاتے ہوئے“

رَوَگا

ماضی معطوفہ ”گیا یا جا چکا“

مُشْگِ یاشْتہ

فعل معروف "ACTIVE PARTICIPLE" جاتے جاتے

راہ اے رواجی

اسم فاعلی کا مصدر... ”عظیم راہ رویا جانیوالا“

۱۔ راہ روندی بھی مستعمل ہے۔

رودک

مضارع: ”میں شاید ضرور جاؤں گا“ وغیرہ

واحد

متکلم من ءروان

مخاطب توروے

غائب آروت

جمع

متکلم مارون

مخاطب شماروت

غائب آرونت

نوٹ: جیسا کہ پیر انمبر ۱۲، ۱۳ اور ۸۰ سے ظاہر ہے، مندرجہ بالا زمان کے تلفظ میں ذیل کی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

واحد

متکلم من ءرؤون (یا) رۋین (یا) رین

مخاطب تورے

غائب آروت

جمع

متکلم مارین

مخاطب شماریت

غائب آرونت

حال..... ”میں جا رہا ہوں“

واحد

متکلم من روگایان

مخاطب تو روگایے

غائب آ روگاینت

جمع

متکلم ماروگاین

مخاطب شماروگایت

غائب آ روگاینت

ماضی استمراری (IMPERFECT) ”میں جا رہا تھا“

واحد

متکلم من روگایتان

مخاطب تو روگایتے

غائب آ روگایت

جمع

متکلم ماروگایتین

مخاطب شماروگایتت

غائب آ روگایتنت

امر..... ”جاؤ“

جمع

واحد

بُرَوَت

مخاطب بُرَو

ماضی مطلق (PERTERITE) ”میں گیا“ یا ”میں جا چکا“ وغیرہ

واحد

متکلم من سُتان (یا) شُتگان

مخاطب توشُتے (یا) شُتگے

غائب اُشت (یا) شُتہ (یا) شُتگ

جمع

متکلم ماشُتن (یا) شُتگن

مخاطب شُماشُت (یا) شُتگت

غائب اُشتنت (یا) شُتگنت

ماضی بعید (PLUPERFECT) ”میں گیا تھا“ وغیرہ

واحد

متکلم من سُتان (یا) شُتگان

مخاطب توشُتے (یا) شُتگے

غائب اُشت (یا) شُتگ

جمع

متکلم ماشُتن (یا) شُتگن

مخاطب شُماشُت (یا) شُتگت

غائب اُشتنت (یا) شُتگنت

ماضی مفروضہ (HYPOTHETICAL PAST) ”اگر میں جاتا“

وغیرہ

واحد

متکلم من شُتینان

مخاطب تو شُتینے

غائب ا شُتین

جمع

متکلم ماشُتین

مخاطب شُماشُتینت

غائب ا شُتیننت

حالِ احتمالی (PRESENT POTENTIAL) ”میں جاسکتا ہوں“

وغیرہ

واحد

متکلم من شُت کنان

مخاطب تو شُت ء کنے

غائب ا شُت کنٹ

جمع

متکلم ماشُت کنن

مخاطب شُماشُت ء کنٹ

غائب ا شُت کننت

ماضیِ احتمالی (PAST POTENTIAL) ”میں جاسکتا تھا“ وغیرہ

واحد

مستکلم	من شُتْ ءَکُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	تو شُتْ ءَکُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	شُتْ ءَکُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

جمع

مستکلم	ما شُتْ ءَکُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	ثُما شُتْ ءَکُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	آہا ن شُتْ کُنا ن (یا) کُتہ (یا) کُتگ

۱۱۹۔

اب ایک ایسے قاعدہ فعلِ لازمی (IRREGULAR)

(INTRANSITIVE VERB) کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے جو ”ا“ (الف)

سے شروع ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۱۰۵)

مصدر حاصل مصدر یا اسم مصدر... ”آنا“ وغیرہ

آگ

مادہ ”آ“

فعل حالیہ..... ”آ رہا ہے“

اتگ (یا) اتکہ

فعل معروفہ..... ”آتے ہوئے“

راہِ رواجی (آیان)

اسم فاعلی کا مصدر (VERBAL NOUN OF AGENCY)

”آنے والا“

جو ہمیشہ آتا ہو

آ یوک

مضارع..... ”میں شاید، ضرور آؤں گا“ وغیرہ

واحد

متکلم من ءکایان

مخاطب تُو کائے

غائب آ کیت

جمع

متکلم ما کاین

مخاطب سُما کایت

غائب آ کانت

نوٹ: میں نے کبھی ”کائیت“ کو واحد غائب میں استعمال ہوتے ہوئے نہیں سنا ہے۔ اسی طرح نہ ہی فعل ”زایگ“ (بمعنی جننا) کو مضارع کے واحد غائب میں ”زیت“ استعمال ہوتے ہوئے سنا ہے۔ لیکن یہ اختصار ان افعال میں عام نہیں ہے جسکے مادے ”آ“ پر ختم ہوتے ہوں۔ جیسا کہ ازاں بعد آنے والے افعال میں دیکھا جاسکتا ہے۔

حال..... ”میں آ رہا ہوں وغیرہ

واحد

متکلم من آ یگایاں

مخاطب تُو آ یگایے

غائب آ آ یگانت

جمع

متکلم ما آ یگائین
مخاطب شما آ یگائیت
غائب آ آ یگائیت

ماضی استمراری (IMPERFECT) ”میں آ رہا ہوں“

واحد

متکلم من آ یگائیتان
مخاطب تو آ یگائیتے
غائب آ آ یگائیت

جمع

متکلم ما آ یگائین
مخاطب شما آ یگائیت
غائب آ آ یگائیت

امر..... ”آ“

جمع

واحد

مخاطب پ آ
ب آیت

ماضی مطلق (PRETERITE) ”میں آیا آ چکا ہوں“ وغیرہ

واحد

متکلم من اتکان (یا) اتکگان
مخاطب تو اتکے (یا) اتکگے

غائب آ اَتک (یا) اَتکہ (یا) اَتلگ

جمع

مستکَّم ما اَتکِن (یا) اَتلگِن

مخاطب شُما اَتکِت (یا) تِکِت (یا) اَتلگِت

غائب آ اَتکِنَت (یا) اَتلگِنَت

ماضی بعید (PLUPERFECT) ”ہیں آیا تھا“ وغیرہ

واحد

مستکَّم مَن اَتکَتان (یا) اَتلگَتِنانی

مخاطب تَوا تکتے (یا) اَتلگتے

غائب آ اَتکِت (یا) آ تکت

جمع

مستکَّم ما اَتکِتِن (یا) اَتلگِتِن

مخاطب شُما اَتکِنَت (یا) اَتلگِنَت

غائب آ اَتکِنَت (یا) اَتلگِنَت

ماضی مفروضہ (HYPOTHETICAL PAST) ”اگر میں آتا“ وغیرہ

واحد

مستکَّم مَن اَتک کناں

مخاطب تَوا تک کنتے

غائب آ اَتک کنت

جمع

متکلم من اتکینین

مخاطب شُما تکینیت

غائب آ اتکیننت

حالِ احتمالی... ”میں آ سکتا ہوں“ وغیرہ

واحد

متکلم من اتک کنان

مخاطب تواتک ءکنے

غائب آ اتک ءکنت

جمع

متکلم ما اتک ءکنین

مخاطب شُما اتک ءکینت

غائب آ اتک ءکنت

ماضیِ احتمالی... ”میں آ سکتا تھا“ وغیرہم

واحد

متکلم من اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

مخاطب تواتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

غائب آ اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

جمع

متکلم ما اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

مخاطب شُما تک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

غائب آہان اتک کُت (یا) کتہ (یا) کتگ

۱۲۰۔ اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ مذکورہ بالا کے ساتھ

فعلِ معاون (AUXILIARY VERB) ”بیگ“ (بمعنی ہونا)، جیسا کہ ایک نمونہ (PARADIGM) لگانا چاہیے جو اسی کے چند زمانوں میں سے جو یا تو متفرق افعال کی تشکیل میں اور یا تو پھر عمومی طور پر استعمال ہوتے ہوں، یہ اور روزمرہ کے استعمال کے دیگر بہت سے افعال فی جنکے مادے ”ی“ پر ختم ہوتے ہوں۔ شخصی ارکانِ آخر سے پیشتر اس حرف کو حذف کر دیتے ہیں اور اس طرح انہیں یہ معمولی تبدیلی آ جاتی ہے۔ یہ عموماً روانی سے گفتگو کے دوران ہوتا ہے ورنہ عام طور پر یہ ضروری نہیں ہے۔

مصدر۔ حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ ”ہونا“ وغیرہ

بیگ

مادہ... ”ہونا“

بی

فعلِ حالیہ..... ”ہوتے ہوئے“

بیگا

ماضی معطوفہ..... ”ہوا“

بیٹگ یا بیتہ

مضارع۔ ”میں شاید، ضرور ہو جاؤں گا“ وغیرہ

واحد

متکلم من بیان (یا) بین

مخاطب تو ہے (یا) بے

غائب آہیت

جمع

متکلم ما بین (یا) بن

مخاطب شماییت (یا) بت

غائب آہینت (یا) بنت

حال... ”میں ہو رہا ہوں یا ہوں گا“ وغیرہ

واحد

متکلم من بیگیاں

مخاطب تو بیگایے

غائب آہیگاہیت

جمع

متکلم ماہیگاہیں

مخاطب شمایہگاہیت

غائب آہیگاہیت

ماضی استمراری... ”میں تھا یا ہوا کرتا تھا“ وغیرہم

واحد

متکلم من بیگیتان

مخاطب تو بیگیتے

غائب آہیگاہیت

جمع

متکلم مابِگائین

مخاطب شُما بِگائیت

غائب آ بِگائینت

نوٹ: اس زمان کا استعمال شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اس کی جاگہ پر عام طور پر ماضی مطلق کا استعمال ہوتا ہے۔

امر..... ”ہو جا“ وغیرہ

جمع

واحد

بی بیت

ماضی مطلق..... ”میں تھا یا ہوا“ وغیرہم

واحد

متکلم من بیتان (یا) بیتگان

مخاطب تو بیتے (یا) بیتگے

غائب آ بیت (یا) بیتہ (یا) بیتگ

جمع

متکلم ما بیتن (یا) بیتگن

مخاطب شُما بیتت (یا) بیتگت

غائب آ بیتنت (یا) بیتگنت

ماضی..... ”میں ہوتا تھا“ وغیرہم

واحد

متکلم من بیتان (یا) بیتگتان

مخاطب تو بیتے (یا) بیتگے

غائب آیت (یا) بیتگت

جمع

متکلم ما بیتن (یا) بیتگتن

مخاطب شما بیتنت (یا) بیتگنت

غائب آیتنت (یا) بیتگنت

ماضی مفروضہ..... ”اگر میں ہوتا“ وغیرہ

واحد

متکلم من بیتینان

مخاطب تو بیتینے

غائب آیتین

جمع

متکلم ما بیتینن

مخاطب شما بیتیننت

غائب آیتیننت

نوٹ: اس فعل کو کوئی بھی حالتِ احتمالی (POTENTIAL MOOD)

نہیں ہے۔ البتہ حسب ضرورت احتمالی صورت یا حالتِ شرطیہ (SUBJECTVIE)

کا اظہار حالتِ بیانیہ (INDICATIVE) کی تشکیل کر کے کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ :

منی دلایت من بیتان میری یہ خواہش تھی کہ میں ہوتا
من ءلوٹان من ءبان اگر میں چاہوں تو میں ہو سکتا ہوں

۱۲۱۔ ذیل میں باقاعدہ فعل متعدی (REGULAR TRANSITIVE VERB) کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

مصدر۔ حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ ”توڑنا“ وغیرہ

پروشگ

مادہ..... ”توڑو“

پروش

فعلِ حالیہ..... ”توڑے ہوئے“

پروشگایا پروشان

ماضی معطوفہ..... ”توڑا“ وغیرہم

پروشگ (یا) پروشتہ

اسم فاعلی کا مصدر (VERBAL NOUN OF AGENCY)

”توڑنے والا“ وغیرہ

پروشوک

مضارع..... ”میں شاید ضرور توڑوں گا“ وغیرہ

واحد

متکلم من ء پروشان

مخاطب تو پروشے

غائب آ پروشیت

جمع

متکلم ماپروشن
مخاطب شماپروشت
غائب آپروشت
حال... میں توڑ رہا ہوں وغیرہ

واحد

متکلم من پروشگایان
مخاطب تو پروشگایے
غائب آپروشگاینت

جمع

متکلم ماپروشگاین
مخاطب شماپروشگایت
غائب آپروشگاینت
ماضی ستماری... ”میں توڑ رہا تھا“ وغیرہ

واحد

متکلم من پروشگایتان
مخاطب تو پروشگایتے
غائب آپروشگایت

جمع

متکلم ماپروشگایتین

مخاطب شُما پروشگایت

غائب آ پروشگایتنت

ماضی مطلق... ”میں نے توڑا یا مجھ سے توڑا گیا“ وغیرہ

واحد

متکلم من پروشت (یا) پروشتہ (یا)

مخاطب تو پروشتنگ (اور) پروشتنت

غائب آیا (یا) پروشتنگت

جمع

متکلم ما پروشت (یا) پروشتہ (یا)

مخاطب شُما پروشتنگ (اور) پروشتنت

غائب آہان (یا) پروشتنگت

ماضی بعید... ”مجھ سے توڑا گیا تھا“ وغیرہ

واحد

متکلم من پروشت (یا) پروشتنت

مخاطب تو (اور) پروشتنت (یا)

غائب آیا پروشتنگت

ماضی مفروضہ... ”اگر مجھ سے توڑا جاتا“ وغیرہ

واحد

متکلم من

مخاطب تو پروشتین (اور) پروشتیننت

غائب آیا

جمع

متکلم ما

مخاطب شُما پروشتین (اور) پروشتیننت

غائب آہان

حالِ احتمالی... ”میں توڑ سکتا ہوں“ وغیرہم

واحد

متکلم من پروشت ء کنان

مخاطب تو پروشت ء کنے

غائب آپروشت ء کنت

جمع

متکلم ما پروشت ء کنن

مخاطب شُما پروشت ء کنت

غائب آپروشت ء کنت

ماضیِ احتمالی... ”میں توڑ سکتا تھا“ وغیرہ

واحد

متکلم من پروشت کُت (یا) کُتہ (یا)

مخاطب تو پروشت کُتگ (اور) کُتنت

غائب آ یا پروشت (یا) کُتنت

مستکلم	ماپروشت	کُت (یا) کُتہ (یا)
مخاطب	شماپروشت	کُتگ (اور) کُتنت
غائب	آہان پروشت	(یا) کُتگنت

۱۲۲۔ ذیل کی چند مثالیں، جن میں ایسے جملوں کی تشکیل کی وضاحت ہے جنہیں فعل متعدی کا استعمال ہوتا ہے، شاید کارآمد ثابت ہوں، میں آسانی کی خاطر ماضی معطوفہ کی صرف ان صورتوں کو پیش کروں گا جو ”گ“ پر ختم ہوتی ہیں:

من وتی لوگ پروشتگ	بمعنے	میں نے اپنا گھرتوڑا (مجھ سے میرا گھر ٹوٹا)
من وتی لوگ پروشتگ	-	میں نے خود اپنا گھرتوڑا (مجھ سے ہی میرا گھرتوڑا گیا)
ہما مردمنی لوگ پروشتگ	-	اس آدمی نے میرا گھرتوڑا (اس آدمی سے میرا گھرتوڑا گیا)
ہما مردمنی لوگا پروشیت	-	وہی آدمی میرا گھرتوڑے گا
آمنی لوگا پروشیت	-	وہ میرا گھرتوڑے گا
آمنی لوگ پروشتگ	-	اس نے میرا گھرتوڑا
آمنی لوگا پروشتگ	-	وہ میرا گھرتوڑیں گے
آہان منی لوگ پروشتگ	-	انہوں نے میرا گھرتوڑا
آیا منی لوگ پروشتگنت	-	اس نے میرے گھرتوڑے ہیں
آہان آئی لوگ پروشتگنت	-	انہوں نے اسکے گھرتوڑے ہیں

تم نے اس کا گھرتوڑا	-	تو آئی لوگ پر وشتگ
تم لوگوں نے اس کا گھرتوڑا	-	شما آئی لوگ پر وشتگ
اس نے انکا گھرتوڑا	-	آیا آہانی لوگ پر وشتگ
اس نے اُسکو توڑا	-	ایشیا آ پر وشتگ
اُس نے اُسکو توڑا	-	آیا اے پر وشتگ
اُس نے اُنکو توڑا ہے۔	-	آیا آ پر وشتگنت
اس نے اُنکو توڑا ہے	-	ایشیا آ پر وشتگنت
اُس نے اُسکو مارا	-	آیا آ جنگ
اس نے اُسکو مارا	-	ایشیا آ جنگ
اسے اُنکو مارا ہے	-	ایشیا آ جنگنت
انہوں نے اُسکو مارا	-	آہان اے جنگ
یہ اُنکو مارے گا	-	اے آہان ءجنت
وہ اُسکو ماریگے	-	آ ایشیا جنت
یہ اس کو مارے گا	-	اے ایشیا جنت
اس نے اُسکو مارا	-	ایشیا اے جنگ

۱۲۳۔ یہ ضروری نہیں کہ بے قاعدہ فعل متعدی کی کوئی مثال پیش کی جائے چونکہ ماضی معطوفہ سے اب واقفیت ہو چکی، اسلئے اب کسی قسم کی بھی تکلیف کے درپیش ہونے کا احتمال نہیں رہا۔

۱۲۴۔ طورِ مجہول (PASSIVE VOICE)

عام طور پر مجہول کا اظہار ہمیشہ یا تو مصدر یا حاصل مصدر کے فعلِ معاون (AUXILIARY VERB) ”بَنیگ“ (بمعنی ہوتا) سے پیشتر استعمال کرنے سے ہوتا

ہے، مجہول مضارع (AORIST PASSIVE) کے لئے بلا فاضل کے مضارع فعل معروفہ (AORIST PASSIVE) حال یا مجہول استمراری (IMPERFECT PASSIVE) کے لئے حال یا استمراری معروفہ (IMPERFECT ACTIVE) یہ ہمراہ فاعل جو مضاف الیہ (GENITIVE) میں ہو (جسکو میں نے، آسانی کی خاطر، فعل حالیہ..... (PRESENT PARTICIPLE) قرار دیا ہے، وہ درحقیقت حاصل شدہ ”مقام“۔ ”کیفیت“ کا اسم ظرف (DATIVE) ہے۔ ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۹۴) اور مجہول ماضی (PASSIVE PAST) کیلئے اسم فاعلی (AGENT NOUN) کے اظہار کے بغیر ماضی معروفہ (ACTIVE PAST) لیکن صیغہ غائب کے اجزائے لاحقہ (POST POSITIONS) کا بطور ملحقہ لگانا ضروری ہے (ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۶۲ سے ۶۷ تک) بے شک میں اس سلسلے میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ انکو لگایا جائے یا چھوڑ دینا چاہیے۔

من جنگاں ۱	مجھے مارا جا رہا ہے
من جنگاں ۲	میں مارا جا رہا تھا
من جنگ بیتگن	
(یا) منارا جنگتے	میں مارا گیا تھا
(یا) منا جنگتش	
آ جنگ بیتگنت (یا) جنگتے	انہیں مارا گیا تھا
(یا) آ نش جنگنت	

۱۔ ”من جنگاں“ صحیح ہے۔ ۲۔ یہاں بھی ”من“ (منی) کے بجائے ”من“ جنگاں ”درست ہے۔ (مترجم)

۱۲۵۔ افعالِ علت (CASUAL VERBS)

افعالِ علت فعل متعدی سے مصدر کے مادے اور رکن آخر (نگ) کے درمیان ”این“ لگانے کی تشکیل پاتے ہیں، چنانچہ (اس طرح جب) ایک نیا فعل بن جائے تو اس کی گردان بھی دیگر افعال کی طرح ہوگی جیسا کہ: ”پروشگ“ (بمعنی توڑنا) سے ”پروشینگ“ (بمعنی توڑوانا)، ”لوٹگ“ (بمعنی مانگنا) سے ”لوٹائینگ“ (بمعنی منگوانا)

۱۲۶۔ افعالِ لازمی (INTRANSITIVE VERBS) مادے اور

مصدری رکن آخر (INFINITIVAL TERMINATION) ”مگ“ کے درمیان یا تو ”آین“ یا ”آن“ اور پھر یا تو ”ین“ لگاتے ہیں جیسا کہ ”رسگ“ (بمعنی پہنچنا) سے ”رساینگ“ اور ”رسانگ“ اور ”رسینگ“ (بمعنی پہنچوانا یا بجھوانا) ”رسینگ“ کے معنی جالینا بھی ہے اور غلب خود پر اس کے معنی کے اظہار کیلئے مندرجہ ذیل بالا ہر دو کو بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۱۲۷۔ افعالِ بے قاعدہ میں سے بعض اپنی علت کی تشکیل مختلف طور پر

کرتے ہیں جیسا کہ ”گوزگ“ (بمعنی گزرنا) سے ”گوازیگ“ (بمعنی گزارنا) ”تچگ“ (بمعنی دوڑنا) سے ”تاچگ“ اے (بمعنی دوڑانا)، ”نندگ“ (بمعنی بیٹھنا) سے ”نادینگ“ (بمعنی بٹھانا)، ”وسپگ“ (بمعنی سونا) سے ”واپینگ“ (بمعنی سُلانا)

۱۔ ”تاچینگ“ زیادہ صحیح ہے (مترجم)

۱۲۸۔ افعال مرکب (COMPOUND VERB)

بلوچی میں افعال مرکب کی ایک کثیر تعداد موجود ہے، جو ہم اقسام کے اسماء (بشمول صفت وغیرہ) کے ساتھ بعض بلوچی افعال کو مربوط کرنے سے بنتے ہیں۔ فی الوقت افعال کے اس طرح استعمال سے وہ اکثر اپنا صحیح معانی کھودیتے ہیں۔ چنانچہ ”کپک“ (بمعنی گرنا) سے ”در کپک“ (بمعنی باہر مشکل جانا) ”ایر کپک“ (بمعنی نیچے اترنا) ”سر کپک“ (بمعنی اوپر چڑھنا) اور بہت سے دیگر۔

ذیل میں وہ اہم فعل ہیں جو ایسے اتحاد لفظی (COMBINATION) میں کام آتے ہیں۔

کنگ بمنے کرنا

آرگ - لانا

گرگ - پکڑنا

کپک - گرنا

دِیگ - دینا

آیگ - آنا

برگ - لینا

گیجگ - ڈالنا یا ناکام ہونا۔ اسقاط ہونا

۱۲۹۔ افعال انکاری (NEGATIVE VERBS)

”نہ“ یا ”مہ“ (بمعنی نہیں) کو بطور سابقہ لگانے سے افعال کو انکاری بنایا جاتا ہے۔ جیسا کہ :

آنروت بمعنی وہ نہیں جائے گا

آئی نپر وشت - اسے نہیں توڑا

۱۳۰۔ ”مہ“ کو امر کے ساتھ بطور سابقہ لگانے سے ”امتناز عیت“

(PRONIBITION) کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسا کہ:

مرو بمعنی نہ جاؤ یا مت جاؤ

مپر وشت - نہ توڑو یا مت توڑو

۱۳۱۔ ”مہ“ بعض اوقات ”ورنہ“ یا ”نہ ہوتا ہو“ کے معنوں میں بھی استعمال

ہوتا ہے۔ جیسا کہ:

آئیابد ارمنی لوگا مپر وشت اسے پکڑو (روکو) ورنہ میرے گھر کو توڑیگا

(میرے مکان کو نہ توڑے)

اگر آہمید امبیتیں سک شرآت اگر وہ یہاں نہ ہوتا تو بہت ہی اچھا ہوتا

۱۳۲۔ ”نہ“ اور ”مہ“ اس وقت ”نیہ“ اور ”میہ“ بن جاتے ہیں جب وہ کسی ایسے

فعل کے ساتھ بطور سابقہ لگائے جائیں جو ”آ“ یا ”ا“ سے شروع ہوتے ہوں (نُجَزُ است

”کے ”منہ“ ”نیہ“ ہو جاتا ہے) جیسا کہ:

میا بمعنی نہ آؤ یا مت آؤ

نیایان - میں نہیں آؤں گا

تہیلان - من نہیں چھوڑوں گا

مید - نہ چھوڑو یا مت چھوڑو

منانیست - میرے پاس نہیں ہے

نوٹ: اس بات کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ الفِ مخض حذف کیا جاتا ہے۔

۱۳۳۔ وہ افعال جو ”او“ سے شروع ہوتے ہوں ان کے ساتھ ”ت“ اور ”مہ“

بطور سابقہ لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ:

نوشتیت بمعنی وہ کھڑا نہیں ہوگا

۱۳۴۔ بلوچی میں ”دارگ“ (بمعنی ہونا) جیسا فعل نہیں ہے جو فارسی فعل

”داشتن“ کی طرح ایک ہی مادے سے نکلا ہو جسکے معنی ”ہونا“ اور جو بلوچی میں ”پکڑنا“۔

”رکھنا“۔ ”قائم رہنا“۔ ”رکنا“۔ ”حفاظت کرنا“۔ ”روکنا“ ہے۔ اس کی جگہ ”است“ یا

”ہست“ یا ”استنت“ یا ”ہستنت“ (یعنی ہے) یا ”استنت“ یا ”ہستنت“ (بمعنی ہیں)،

اور بعض اوقات اسکے حال کیلئے مجازاً صیغہ غائب کے شخصی ارکانِ آخر استعمال ہوتے ہیں، وہ

اسم یا ضمیر جو ”قابض“ کا اظہار کرتے ہوں ان کا استعمال یا تو اسم کے مفعول ثانی کی صورت

اول (IST FORM OF DATIVE) میں ہوتا ہے۔ اور یا تو پھر حرف ربط

(PREPOSITION) کے ساتھ حالتِ تشکیل میں (حروف ربط ملاحظہ ہوں پیرا نمبر

۱۴۳ تا ۱۴۵ اور اسکے زمانہائے ماضی کے لئے فعلِ معاون (AUXILARY

VERB) ”بیگ“ (بمعنی ہونا) اسی طریقہ پر استعمال ہوتے ہیں۔

گون مننت (یا) من گواست (یا) منا گوننت وہ میرے پاس ہے

منا هست (یا) گون من هستنت میرے پاس کچھ ہے

اگر گون من بیتین اگر میرے پاس ہوتا تو

من زیک ترادات میں تمہیں کل دیدیتا

اگر مرد گور ابیت چہ آ یا بزیرے اگر جنین اگر مرد کے پاس ہو تو اسے اس

گور انت آ یا یلہ دی سے لے لینا اگر عورت کے

پاس ہو تو اُسے چھوڑ دینا

۱۳۵۔ ذیل میں حوالہ کے لئے چند باقاعدہ (REGULAR)

اور بے قاعدہ (IRREGULAR) افعال کی فہرستیں دی جاتی ہیں یہ ضروری معلوم نہیں ہوتا کہ ماضی معطوفہ کی دونوں صورتیں یہاں پیش کی جائیں، چنانچہ میں صرف اس صورت کو پیش کروں گا جب ”ا“ (ھ) پر ختم ہوتی ہو۔

مصدر	مادہ	واحد غائب مضارع	ماضی معطوفہ	
INFINITIVE	ROOT	3rd Singular AORIST	PAST PARTICIPLE	
اَلگ	اَل	کَلِیت	اِشْتَه	چھوڑنا
پچک	پچ	پچیت	پتکھ پکھ	پکانا (تندور میں پکانا یا اُبالنا)
برگ	بر	بارت	بُرْتہ	لے جانا
جنگ	جن	جنت	جتہ	مارنا۔ حملہ کرنا
بیگ	بی	بیت	بیتہ	ہونا۔ ہو جانا
سُنْگ	سُنْ	سُنِیت	سُنِیتہ سبتہ	چھیدنا
سوچک	سوچ	وچیت	سُتکھ	جلانا
سُچک	سُچ	سُچیت	سُتکھ	جلنا
گچینگ	گچین	گچنیت	گچتہ	انتخاب کرنا
آ یگ	آ	کیت	اتکھ	آنا
گِرادگ	گِراد	گِرادیت	گِراستہ	پکانا
مرگ	مر	مریت	مُرْتہ	مرنا
نِندگ	نِند	نِندیت	نِشتہ	بیٹھنا، قیام کرنا

وَرگ	وَر	وارت	وارتہ	کھانا یا پینا
برتجگ	برتج	برتجیت	برتیکہ	فرائی کرنا (تیل وغیرہ میں)
دیگ	دَی	دات	داتہ	دینا
تچگ	تچ	تاچیت	تا تکہ	سرپٹ دوڑانا
روگ	رو	روت	شتہ	جانا
رُدگ	رُد	ردیت	رُستہ	اگنا
دُرشگ	دُرش	دُرشیت	دُرشٹہ	پسینا
درنجگ	درنج	درنجیت	در تکہ	لٹکانا
دارگ	دار	داریت	داشتہ	پکڑنا۔ روکنا
و پسگ	و پس	و پسیت	و پتہ	سونہ۔ لیٹ جانا
گوزگ	گوز	گوزیت	گوستہ	گزر جانا
چنگ	چِن	چِنیت	چتہ	اُٹھانا (پالینا)
سنگ	سِنَد	سِنَدیت	سستہ	توڑنا (کھینچ کر)
چو پگ	چوپ	چوپیت	چُپتہ	کُوٹنا
گو جگ	گوج	گو جیت	گو تکہ	اکھاڑنا (جرسے)
وانگ	وان	وانیت	ونتہ	پڑھنا
رُنگ	رُن	رُنیت	رُتہ	فصل کاٹنا
تچگ	تچ	تچیت	تتکہ	بھاگنا

ریچک	رتچ	رتچیت	ریٹکھ	بکھیرنا (پانی وغیرہ پھینکنا)
گرگ	گر	گت	گپتہ	پکڑنا
دوچک	دوچ	دوچیت	دوتکھ	سینا
ننگ	نند	نندیت	نشتہ	بیٹھنا
ریسگ	ریس	ریسیت	رستہ	بُنا (اول وغیرہ کا)
روپک	روپ	روپیت	رُپتہ	جھاڑودینا
مچک	مچ	مچیت	مٹکھ	چُوستا (بچے کا دودھ وغیرہ)
زیرگ	زیر	زیریت	زُرتہ	لینا۔ لے لینا
بوجک	بوج	بوجیت	بوتکھ	کھولنا
شودگ	شود	شودیت	شُشتہ	دھونا۔ دھوڈالنا
نہیگ	نہیس	نہیسیٹ	نہشتہ	لکھنا
سنہگ	سنب	سنہیت	سنہتہ	سینگھا رکھنا۔ آراستہ کرنا
رَسگ	رس	رسیت	رستہ	پہنچنا
وگک	وگ	وکیت	وکتہ	بھونکنا (کتے کا)
زایگ	زا	زیت	زاتہ	جننا
گسگ	گس	گسیت	گستہ	کاٹنا (منہ سے)
پروشگ	پروش	پروشیت	پروشتہ	توڑنا
پُرشنگ	پروش	پرشیت	پرشتہ	ٹوٹنا
جایگ	جا	جائیت	جاتہ	چبانا

گڈگ	گڈ	گڈیت	گڈتہ	گڈے ٹکڑے کرنا
گڈگ	گڈ	گڈیت	گڈتہ	کھانا سنا
پگ	پٹ	پٹیت	پٹتہ	ٹپکنا
بڈگ	بڈ	بڈیت	بڈتہ	جبل دینا۔ ڈوب جانا
ہگڈگ	ہگل	ہگلیت	ہکتہ	چلانا (گاڑی وغیرہ) چانکنا
گڈینگ	گڈین	گڈینیت	گڈینتا	بانکنا۔ بھگانا۔ دکھادینا
تا پگ	تپ	تاپیت	تا پتہ	سکھانا
پترگ	پتر	پتریت	پترتہ	گھسنا۔ اندر داخل ہونا
توسگ	تُرس	ترسیت	تُرسینتہ	ڈرنا۔ گھبرانا
مرگ	مر	مریت	مرتہ	جھگڑنا۔ لڑنا
کیگ	کپ	کپیت	کپتہ	گرنا
لگگ	لک	لکیت	لکتہ	بچ نکلنا
جگرگ	جگر	جگریت	جگرتہ	بچ نکلنا
بکشگ	بکش	بکشیت	بکشتہ	بخش دینا۔ معاف کرنا
بڈگ	بد	بدیت	بدتہ	مجدد ہونا
کڈگ	کڈ	کڈیت	کڈتہ	جیتنا۔ حاصل کرنا
ٹپگ	ٹپ	ٹپیت	ٹپتہ	چھپنا۔ اپنے آ پکو چھپانا

لگنا فی متصادم ہونا	لگتہ	لگیت	لگ	لگک
کودنا۔ پھاندنا (ایک ٹانگ سے)	سِدٹتہ	سِدٹیت	سِٹ	سِٹک
باہم جوڑنا	گپنتہ	گپینیت	گپین	گپینگ
ہڑ بڑانا، ہڑ ہڑاٹھا	سررتہ	سرریت	سر	سرگ
مارنا (جان سے)	کُشتہ	کُشیت	کُش	کُشگ
جاننا	زاننہ	زانت	زان	زانگ
ہنسنا	کندِ تہ	کندیت	کند	کندگ
چاٹنا	چٹتہ	چٹیت	چٹ	چٹگ
بوجھ لادنا	لِڈتہ	لِڈیت	لِڈ	لِڈگ
دیکھنا	چارنہ	چاریت	چار	چارگ
بھولنا	بُلتہ	بُلیت	بُل	بُلگ
بھول جانا۔ فراموش کرنا	شموشتہ	شموشیت	شموش	شموشگ
ہنہنا	شدتہ	شدیت	شد	شدگ
ماننا۔ تسلیم کرنا	مٹتہ	مٹیت	مَن	مَنگ
بَننا	گوپتہ	گوپیت	گوپ	گوپک
بونہ۔ اُگانا	کشتہ	کِشیت	کِش	کِشگ
تعریف کرنا	گلاتہ	گلایت	گلا	گلا یگ
نکالنا	کشتہ	کِشیت	کِش	کِشگ

پچھتانا	بَچتہ	بَچیت	بج	بجگ
چیرنا۔ پھاڑنا	دِرتہ	دِريت	در	درگ
لُٹنا۔ چُرانا	دُرتہ	دُريت	دُز	دُزگ
لیٹنا (ایک پہلو پر)	لیتہ	لِیتیت	لیت	لیتگ
لُٹنا	آلیٹہ	آلِیتیت	آلیت	آلیتگ
ملنا	لتارتہ	لتارِیت	لتار	لتارگ
مالش کرنا	مُشتہ	مُشیت	مُش	مُشگ
بے تہا شا جانا	رُمتہ	رُمیت	رُمب	رُمبگ
کہنا۔ بولنا	گوشتہ	گوشتہ	گوشتیت	گوشتگ
گھر چنا	ککرتہ	ککِريت	ککر	ککِرگ
نوچنا	چانکرتہ	چانکِريت	چانکر	چانکِرگ
دبا کر بند کرنا (آ نکھ، ہاتھ کا)	بوتتہ	بوتیت	بوت	بوتگ
ڈوبنا	بُڈتہ	بُڈیت	بُڈ	بُڈگ
ڈوبنا۔ پانی میں ڈبکی دینا	بُکتہ	بُکیت	بُک	بُکگ
چالنا۔ چھالنا (غلے وغیرہ کا)	سراتہ	سرا ریت	سرار	سرا رگ
پھسلنا	شترتہ	شتریت	شتر	شترگ
پھسلنا	گشتہ	لگشیت	لگش	لگشگ
بگھونا	پلینتہ	پلینیت	پلین	پلینگ
کلکار کرنا	ہریتہ	ہریت	ہر	ہرگ

اوشتنگ	اوشت	اوشتیت	آوشتاتہ	کھڑا ہونا
پالا یگ	پالا	پالائیت	پالا	چھالنا (پانی یا دودھ کا)
تجینگ	تجین	تجینیت	تجینتہ	پھیلانا
چنڈگ	چنڈ	چنڈیتہ	چنڈتہ	بلانا
توسینگ	توسین	توسینت	توسینتہ	چوٹ سے بہوش کرنا
ٹسگ	ٹس	ٹسیت	ٹستہ	بہوش ہونا
پلگ	پلگ	پلگیت	پلگتہ	نگلنا
کھگ	کھ	کھیت	کھتہ	تھکنا۔ آزرده ہو جانا
لرزگ	لرز	لرزیت	لرزتہ	لرزنا
پرینگ	پرین	پرینت	پرینتہ	گرادینا
ترگ	تر	تریت	ترتہ	لوٹنا۔ چہل قدمی کرنا
شانگ	شان	شانیت	شانتہ	قے کرنا
لوٹگ	لوٹ	لوٹیت	لوٹتہ	مانگنا۔ طلب کرنا
پلگ	پل	پلیت	پلتہ	بھینا
پتا یگ	پتا	پتائیت	پتائیتہ	لپٹینا

حروفِ سابقہ (PARTICLES)

۱۳۶۔ حروفِ سابقہ کے ضمن میں ظرف (ADVERBS) حروفِ ربط (PREPOSITIONS)، حروفِ نجائی (INTERJECTIONS) اور حروفِ علّت (CONJUNCTIONS) آ جاتے ہیں۔

۱۳۷۔ ظرفِ مکانی (ADVERB OF PLACE) عام طور پر اسماء کی حالتِ ظرفی (LOCATIVE CASES OF NOUN) ہوتے ہیں۔ یعنی (مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل) جنکے ساتھ کبھی کبھی ایک ضمیر اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUN) بطور سابقہ مضافِ الیہ کی صورت میں ان کے آگے ایک اسم لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذیل میں عام استعمال ہونیوالے ظروف کی ایک فہرست دی جاتی ہے۔

ظرفِ مکانی (ADVERB OF PLACE)

یہاں۔ یہیں	ادا۔ ہمدا۔ اینگو۔ ہینگو
وہاں	اودا۔ ہمودا۔ آنگو۔ ہمانگو
ہر جگہ	ہر جا گہا
اندریں	لاپا۔ تھا
باہر	درا
دور	دیر
نزدیک۔ قریب	نزیکا

پچھے	رندا۔ پدا۔ پُشتا
آگے	دیمّا
نیچے	چیرا۔ بُنا
اوپر۔ پر	سُمر بُرا۔ سرا۔ بالا۔ برزا
بعد میں	رندا
اس طرف اس پار	آدیمّا۔ پُشتا۔ پدا
دز میان۔ اندر	میّا نجیا۔ توکا
نیچے۔ قدموں پر	چیرا۔ بُنا۔ دیمّا
یہاں سے	اشدا۔ چدا۔ چمدا
وہاں سے	اشودا۔ چمودا
اس طرف	ایدیمّا۔ اینیمّا
اُس طرف	آدیمّا۔ آئینا
جانب۔ طرف	نیمّا۔ نیمگا

ظرف زمانی (ADVERB OF TIME)

جب کبھی۔ اب جبکہ	ہر وہ دے۔ نی کہ
اب۔ ابھی۔ اسی دم	انی۔ ہنی۔ نی۔ ہنُو۔ نُو
تا ہنوز۔ ابھی تک۔ اب تک	منیگا۔ دیگا
کل (گزار ہوا)	زیک۔ زی
کل (آنے والا)	باندات۔ باندّا

انشہی آج را۔ آج رات کو

مروچی آج

انا گا با۔ نا گاہ اچانک

ہنچبر۔ از بر کبھی بھی

ہچبر نہ۔ از بر نہ کبھی نہیں

یکبرے ایک بار

گڈا۔ گڈ پھر۔ بعد کو

نوک اے پھر سے۔ دوبارہ۔ از سر نو

یکشا ہمیشہ۔ مدام

سر۔ سرا۔ ساری۔ ساریا۔ پیسر پہلے پیشتر

پیسرا۔ پیشتر۔ پیشتر۔ اوّل۔ اوّلا

ہمیدمان ابھی ابھی۔ اسی وقت فوراً

۱۳۹۔ نوٹ: ”سرا“، ”ساریا“، ”پیسرا“، ”پیشتر“، ”اوّلا“ اور ”گڈا“

کے معانی ”پہلا“ اور ”بعد کو“ بھی ہے،

جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں سے ظاہر کیا گیا ہے ایک طرف سابقہ ”و“ اس ظرفِ زمانی کے درمیان لگایا جاتا ہے جو ”بعد“ اور ”پیشتر“ کی دلالت کرتا ہو اور جو مسئلہ کا جزِ اوّل ہو۔ جیسا کہ:

اش من و سر بُرو	بمعنی	مجھ سے پیشتر جاؤ
اش من و گڈ بیا	-	میرے بعد آؤ
سرا (یا) ساریا (یا) پیسرا	-	پہلے تم جاؤ
(یا) اوّلا (یا) پیشتر ابرو	-	بعد کو آؤ
گڈ ابیا	-	میں تم سے پیشتر آیا بعد میں نہیں آیا
من اش تو سرا تگان	-	اش تو و گڈ نیا تکسگان

۱۴۰۔ ظرف مقدار (ADVERB OF QUANTITY)

گمک	بمعنی	تھوڑا
باز۔ گپڑے	-	کافی۔ بہت
گیش۔ گیشتر	-	زیادہ۔ زیادہ تر
بس	-	کافی، صرف
کم	-	کم
لہتے۔ چیزے۔ چپے	-	کچھ۔ تھوڑا بہت
دُرسٹ	-	سب۔ تمام۔ کل

(ADVERB OF INTEROGATION, MANER ETC.)

کدی	بمعنی	کب؟
کو۔ گجا۔ گجانگو	-	کہاں؟
چنت۔ چنکرہ۔ چکنده۔	-	کتنے۔ کس قدر؟
پرچہ۔ پرچی۔ پرچیا۔	-	کیوں؟
پیما۔ اڈا۔ ہڈا۔ ڈولا۔	-	طرح۔ مانند
چون۔ چتور	-	کیسے۔ کس طرح؟
بلکہ	-	شاید بیشک۔ زور د۔ زور۔ البت۔
بُن	-	یقیناً۔ ضرور۔ قطعاً
نہ۔ نارانا	-	یقیناً نہیں۔ قطعاً نہیں
او۔ ہو	-	نہ۔ نہیں
اے پیما	-	ہاں
چو	-	اس طرح۔ اس ریت
	-	ایسے

(PREPOSITIONS) حروف ربط

۱۴۲۔ بلوچی حروف ربط کو دو درجات میں تقسیم کرنا چاہیے۔

درجہ اوّل : وہ جو اسم سے پیشتر آتے ہیں۔

درجہ دوّم : وہ جو اسم کے بعد آتے ہیں۔

۱۴۳۔ درجہ اوّل کے حروف ربط، مفعول ثانی کی صورت اوّل میں، اسم کی

فرمانروائی کرتے ہیں۔ (لیکن ضمائر کی نہیں، بجز صیغہ غائب) جیسا کہ :

اش ہما مردابزیر بمعنی اُس آدمی سے لے لو

اش من مزیر - مجھ سے نہ لو

من گون توء کا یان - میں تمہارے ساتھ آؤں گا

من وتی کتاب پر تور سینتہ - میں نے اپنی کتاب تمہیں پہنچادی

گون آ یا من نروان - میں اسکے ہمراہ نہیں جاؤں گا

۱۴۴۔ لفظ ”گون“ بمعنی ”ہمراہ“ کا ایک جملے میں دو مرتبہ استعمال کا ایک

محاورتی طریقہ ہے۔ جس کے معنی انگریزی لفظ (ALONG) کے برابر ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں استعمال کیا گیا ہے :

گون وت بیار بمعنی اے اپنے ساتھ لا

گون وت بیارے گون۔ اے اپنے ساتھ لے آؤ

گون من بیا - میرے ساتھ آ

گون من بیا گون - میرے ساتھ چلے آؤ

نوٹ: ان مثالوں میں پہلے ”گون“ کا ”ن“ کچھ اس شدت سے غنہ کیا جاتا ہے کہ وہ تقریباً غیر محسوس معلوم ہونے لگتا ہے۔

۱۴۵۔ درجہ دوئم کے حروف ربط تقریباً ظرف مکانی کی طرح ہیں اور

مضاف الیہ میں انکے آگے اسم یا ضمیر لگانا پڑتا ہے البتہ (جب یہ اسم کے بعد آتا ہو) تو ”گون“ کو مستثناء قرار دیا جائے، کیونکہ اس کا اطلاق مفعول (حالت) کی شکل اول میں

ہوتا ہے۔ جیسا کہ :

منی لوگ لاپائنت بمعنی وہ میرے گھر کے اندر ہے
مناگون بیا - میرے ساتھ آ

۱۴۶۔ درجہ اول

ش۔ اچ۔ شہ۔ چہ بمعنی سے۔ متعلق بہ
گون
پر۔ پہ۔ مہ - ساتھ۔ بہ ہمراہ۔ ایک ساتھ
مس - کیلئے۔ واسطے۔ کئے۔ سے
بگیر۔ بگر - اندر۔ میں
بگیر۔ بگر۔ بے - علاوہ
تا۔ دان - بغیر۔ بجز
جب تک۔ جہاں تک -

۱۴۷۔ درجہ دوم

لاپا۔ تھا بمعنی میں۔ اندر
گون
گورا - سے۔ ساتھ
واستا - پاس۔ جانب
سرا - کے لئے
پر۔ اوپر -

۱۴۸۔ حروفِ نجائیہ (INTERJECTIONS)

ویسے تو بلوچی زبان حروفِ نجائیہ کے سلسلے میں نہایت ہی زرخیز ہے، لیکن انہیں سے
میشتر ناقابلِ ترجمہ، قابلِ اعتراض اور بعض غیر ضروری ہیں، جنکا یہاں ذکر مناسب نہیں ہے۔

وش-ش-ساپ-ساپ-آستے آستے	بمعنے	آہستہ آہستہ-دھیرے دھیرے
سراپ سراپ	-	خاموشی سے
شاباش	-	شاباش-بہت خوب
انچوہنچو	-	اسی طرح-بیشک
بے بلا	-	خدا نہ کرے-خدا نخواستہ

حروفِ عِلّت (CONJUNCTIONS)

۱۴۹۔ ذیل میں استعمال میں آنے والے حروفِ عِلّت کی فہرست پیش

کیجاتی ہے۔

و	بمعنے	اور
ہم	-	(یہ) بھی-اور
بلے	-	لیکن
بس	-	بس-کافی
توری	-	ایک نہ ایک-یہ یا وہ
ہمیشیا-ہمیںو استا	اسلئے-چنانچہ	
گڈا	-	پھر-اس کے بعد
اگر-اگہ	-	اگر
کہ	-	کہ-تاکہ

۱۵۰۔ بعض اضلاع میں حروفِ عِلّت ”و“ (بمعنے اور) ”کہ“ (بمعنے کہ یا

تاکہ)، اور ”اگر“ (بمعنے اگر) کا استعمال بہت کم کیا جاتا ہے جبکہ دیگر علاقوں میں ان کا استعمال عام طور پر فارسی حروفِ عِلّت کی طرح کیا جاتا ہے۔

۱۵۱۔ جب زمانہ ماضی میں دو یا دو سے زائد افعال متعّدی جو یکے بعد دیگر

آتے ہوں اور جو ایک ہی فاعل کے زیرِ نگین ہوں، کو باہم ملانے کے لئے ”و“ کا استعمال کیا جائے۔ تو انکے لئے فاعل کا جزِ لاحق ضمیری (PRONOMINAL POST POSITIONS OF AGENT CASE) کا لگانا نا ضروری نہیں ہے۔

(ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۶۴) اگر تین افعال ہوں تو ”و“ کو انگریزی کی طرح عموماً آخری دو افعال کے درمیان لگایا جاتا ہے۔

مردانگن گپت و وارت بمعنی آدمی نے روٹی لی اور کھائی،

مردانگن وارتے وشت - آدمی آیا، (کھانا) کھایا اور چلا گیا

مردانگن گپت وارت و - آدمی نے روٹی لی، کھائی اور قے کیا

شانت (یا) مردانگن گپت

وارت گڈاشانتے (یا)

مردانگن گپت وارتے وشتانتے

۱۵۲۔ جب حرفِ علّت ”و“ دو افعال لازمی کو باہم ملاتا ہو تو اس صورت، میں

فعل سے شخصی ارکانِ آخر (PERSONAL TERMINATIONS) کو حذف

کرنے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ:

من پاداتک وشدگان (یا) - میں اٹھا اور چل دیا

من پاداتکگان وشتگان

حروف عددی (NUMEALS)

۱۵۳۔ بلوچی میں اعداد محض (CARDINAL NUMBERS) تقریباً وہی ہیں جو فارسی میں مروج ہیں۔

یک	ایک	پانزدہ	پندرہ
دو	دو	شانزدہ	سولہ
سے	تین	ہبده	سترہ
چار	چار	ہزده	اٹھارہ
پنچ	پانچ	نوزده	انیس
شش	چھ	بیست	بیس
ہفت	سات	بیست یک	اکیس
ہشت	آٹھ	سی	تیس
نہ	نو	سی ویک	اکتیس
دہ	دس	چل (یا) چھل	چالیس
یازدہ	گیارہ	چل ویک	اکتالیس
دوازدہ	بارہ	پنجاہ	پچاس
سیزدہ	تیرہ	شست	ساٹھ
چارزدہ	چودہ	پتاد	ستر

ہشتاد	اسی	سسی	تین سو
نود	نوے	ہزار	ہزار
سد	سو	دہ ہزار	دس ہزار
دوسد	دوسو	لک	لاکھ

۱۵۲۔ اعدادِ محض کے ساتھ ”می“ لگانے سے اعداد ترتیبی (ORDINALS)

کی تشکیل ہوتی ہے جیسا کہ:

اولی	پہلا	ہیپٹمی	ساتواں
دومی	دوسرا	ہشتمی	آٹھواں
سیمی	تیسرا	نھمی	نواں
چارمی	چوتھا	دھمی	دسواں
پنچمی	پانچواں	بیستمی	بیسواں
ششمی	چھٹا	سدمی	سواں

۱۵۵۔ اعدادِ کسری (FRACTIONAL NOS) کا اظہار ہمیشہ

نسب نما (DENOMINATOR) کو شمار کنندہ (NUMERATOR) کے ساتھ بطور سابقہ لگانے سے ہوتا ہے۔ حرفِ ربط ”اش“ ہمیشہ مقدر ہے۔ جیسا کہ: ”سیک“ جو کہ دراصل ”اش سی یک“ (تین سے ایک) ہے۔

نیم	۱/۲	سیدو	۲/۳
سیک	۱/۳	چار سے	۳/۴
چارک	۱/۴	پنچ چار	۴/۵
پنچک	۱/۵	سد چل	۴۰/۱۰۰

SINGLE	واحد	ایوک۔ تیوک
DOUBLE	دونا۔ دُگنا	دوسر
TREBLE	سہ گنا	سیر
QUADRUPLE	چار گنا	چار سر
QUADRUPLE	پانچ گنا	پنچسر
SEXTUPLE	چھ گنا	ششسر
SEVENFOLD	سات گنا	ہفتسر
EIGHTFOLD	آٹھ گنا	ہشتسر

THE TWO, BOTH	ہر دو۔ دونوں	دینان
THE THREE	ہر سہ۔ تینوں	سینینان
THE FOUR	ہر چہار۔ چاروں	چارینان
THE TEN	دسوں	دینان

۱۔ ۳/۳ کیلے دو بھروسیک ۳/۴ کیلئے سے چارک وغیرہ باقی استعمال نہیں کئے جاتے۔

تقسیم اوقات (DIVISIONS OF TIME)

اتوار	۱۵۸۔ یک شنبہ
پیر/سوموار	دُشنبہ
منگل	سیہ شنبہ
بدھ	چار شنبہ
جمعرات	پنج شنبہ
جمعہ	جُما/ جمعہ
ہفتہ	شنبہ

۱۵۹۔

آج	مروچی
کل (گذشتہ)	زِیک۔ زِی
پرسوں (گذشتہ)	پیرِی۔ پیرِیری
ترسوں (گذشتہ)	پسِ پیرِی
کل (آنے والا)	باندات۔ باندا
پرسوں (آنے والا)	پونشی۔ پوشی
ترسوں (آنے والا)	پرِمپوشی
چاردن بعد	پستہ پرِمپوشی

آج رات	ایشی ۱
کل رات (گذشتہ)	دوشی
پرسوں رات (گذشتہ)	پرن دوشی
ترسوں رات (گذشتہ)	پس پرن دوشی
کل رات (آنے والی)	باند اشپ
پرسوں رات (آنے والی)	پوشی شپ
ترسوں رات (آنے والی)	پر مپوشی شپ
چار رات بعد	پپر مپوشی شپ

۱۶۱۔ مہینوں کے نام، اکثر اسلامی ممالک کی طرح یہاں بھی اسلامی کلنڈر کے مطابق ہیں، فرق صرف مقامی تلفظ کا ہے۔

محرم	رجب
سفر	شaban
رُبی الاول	رمضان
رُبی ال آخر	شوال
جمادی الاول	ذولکادہ
جمادی ال آخر	ذوالحج

۱۔ موکلر نے ”دوشی“ کو ”آج رات“ کے معنوں میں لیا ہے جو درست نہیں اسلئے میں نے ”ایشی“ بمعنی ”آج رات“ کا اضافہ کر کے اس فہرست کو مکمل کر دیا ہے۔ (مترجم)

۱۶۲۔ سال کو دو اسم میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی ”گرم گ“ (موسم گرم) اور ”زستان“ (موسم سرما) انکی دیگر بہت سی جُزوی شاخیں بھی ہیں۔ لیکن وہ سب کے سب یا تو مختلف فصلوں سے موسوم ہیں یا تو پھر ہواؤں وغیرہ سے متعلق ہیں اور ہر علاقہ میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس لئے ان کا یہاں تذکرہ غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

دن کے حصص (DIVISIONS OF DAY)

پو پھٹے	مزنیں گور بام۔ بانگواہ
علی الصباح۔	گور بام۔ اتارگ۔ ماہلا۔ پگاہ
صبح	سُھب۔ سوب
دوپہر	نیر موچ۔ نیر موچ
دن کے تقریباً ایک بجے	زھر
سہ پہر۔ شام	بیگاہ۔ اُسر
غروب آفتاب	روزرد
مغرب	مگرب
عشا۔ رات کے کھانے کا وقت	اشا۔ شام
رات	شپ
آدھی رات	نیمشپ

۱۶۴۔ ”باز“ (بمعنی بہت) ”چُنْت“ (بمعنی کتنے یا کس قدر)، ”لہتے“ (بمعنی کچھ یا چند) اور اعدادِ محض عام طور پر فعل کو صیغہ واحد میں لیتے ہیں۔ جیسا کہ :

باز مرد اتکہ بمعنی بہت سے آدمی آئے

چُنْت مردم اتکہ - کتنے آدمی آئے

لہتے مرد اتکہ - چند آدمی آئے

بیست مرد شتہ - بیس آدمی گئے

۱۶۵۔ بیانِیہ میں بلوچ ہمیشہ ڈرامائی انداز اپناتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ صیغہ غائب کے حرکات و فرمودات کے متعلق بھی بات کرے تو وہ ان خیالات کو لفظی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گا جو اسکے خیال میں شخصی مذکورہ کے ذہن میں بات کرتے وقت فطری طور پر ہوں جیسا کہ :

آیا گوشت کہ منء کا یاں بلے نیا تکہ اس نے کہا کہ میں آؤں گا پر نہیں آیا

دیتے کہ مھنی من پیران اس نے محسوس کیا کہ اب میں (وہ)

بوڑھا ہو چکا ہوں

۱۶۶۔ کئی جگہوں پر جہاں کہ انگریزی میں زمان ماضی کے فعل کے پیچھے زمانِ ماضی کا فعل لگایا جاتا ہے۔ وہاں بلوچ فعل کا صیغہ حال استعمال کرتا ہے۔ جیسا کہ :

دیتے اے کہ آپ دن نیمگاروت اس نے محسوس کیا کہ پانی صحرا کی

جانب بہے جارہا ہے۔

۱۶۷۔ ظرفِ عددی یا تعدی، عام طور پر ان اسماء کے ساتھ صیغہ واحد میں

آتے ہیں، جنکو وہ تیار کرتے ہیں۔ جیسا کہ:

لھتے مرد ماوارتہ بمعنی چند آدمیوں نے کھایا
باز مرد مرشتہ - بہت سے آدمی گئے

۱۶۷۔ چند الفاظ جو کہ طویل اعراب پر ختم ہوتے ہوں، انکے اور انقضائے

فعلی کے درمیان ایک تہخیمی حرف (EUPHONIC LETTER) لگانا پڑتا ہے۔
جیسا کہ:

بنگورنت برائے اینگوئےنت برائے یہ یہاں ہے

چُشنت - چوئےنت - یہ ایسا ہے یا اس طرح ہے

ایشنت - ایننت - وہ یہ ہے

۱۶۹۔ بعض اوقات ”ہم“ اور ”و“ (بمعنی ”بھی“ اور ”اور“) دونوں ایک ہی

جملے میں استعمال ہوتے ہیں، ثانی الذکر زور لفظی کیلئے آتا ہے۔ جیسا کہ:

آ ہم شرین مردے و - وہ بھی تو ایک اچھا آدمی ہے۔

اے ہم شرننت و - یہ بھی تو اچھا ہے

ہینگو ہم بازنت و - یہاں تو کافی ہیں

۷ لفظ ”ڈن“ ہے۔ (مترجم)

پیرا نمبر ۷۹ میں یہ کہا گیا ہے کہ ارکانِ آخر (TERMINATIONS) جو افعال کے مادوں میں لگائے گئے ہوں۔ بشرطیکہ ایسا کرنا نتیجہ خیز ثابت ہو، تو انہیں فعل مفروضہ (IMAGINARY VERB) ”آگ“ کو حصّے تصور کئے جائیں۔ ایسا فعل اگر کہیں وجود میں آئے تو، اسکی گردان مندرجہ ذیل طور پر کی جائے۔

مصدر۔ حاصل مصدر وغیرہ۔ ”ہونا“

آگ

مادہ آ

فعلِ حالی..... ”ہوتے ہوئے“

آگا

ماضی معطوفہ..... ”ہوا“

آتگ (یا) آتہ

فعل معروفہ..... ”رہتے رہتے“

آن (یا) آن

اسم فاعلی یا مسلسل

(NOUN OF AGENCY OR CONTINUANCE)

”ایک ذی حیات“

اوک

مضارع... ”میں ہوں“، شاید، ہوں گا، وغیرہ

واحد

جمع

مستکلم من آان (یا) آن
مخاطب تو آے (یا) ے
غائب آرائیت (یا) یت
(یا) آنت (یا) ننت

ماضی مطلق... ”میں تھا“ یا ”ہوا تھا“

واحد

مستکلم من آاتان (یا) یتان (یا) اتگان (یا) یتگان
مخاطب تو اتے (یا) یتے (یا) آتگے (یا) یتگے
غائب آآت (یا) یت (یا) یتگ (یا) یتگ

جمع

مستکلم ما آتن (یا) یتین (یا) اتگن (یا) یتگن
مخاطب شُما اتت (یا) ننت (یا) اتگت (یا) یتگت
غائب آانتنت (یا) ننتنت (یا) اتگنت (یا) یتگنت

